صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 28 دسمبر 2021ء بمطابق 23 جمادی الاوّل 1443 ہجری سہ پہر دو بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمۡ عَذَابًا مُّھِیۡنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا اکۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُھۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا ﴿۵۸﴾ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یُدۡنِیۡنَ عَلَیۡھِنَّ مِنۡ جَلَابِیۡبِھِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۵۹﴾۔

(ترجمہ): اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو ﴿۵۶﴾ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور اُن کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے ﴿۵۷﴾ اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں اُنہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے ﴿۵۸﴾ اے نبیؐ، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے ﴿۵۹﴾۔ و آخرُ الدعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Qusetions hour': Question No. 12716, Madam Nighat Yasmeen Orakzai, not present, lapsed. Question No. 12947, Mr. Khushdil Khan, not present, lapsed. Question No. 13077, Mr. Sirajuddin, not present, lapsed. Question No. 13299, Mr. Faisal Zeb.

* 13299 _ جناب فیصل زیب: کیاوزیرآبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع شانگلہ میں سال 2013 سے 2020 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کل کتنے افراد کس قانون، کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں۔ تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈز، ڈومیسائلز، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، اخباری اشتہارات، کیڈرز، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں۔ نیز 2020 اور 2021 میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

(ب) چونکہ جوابات نفی میں ہیں تومزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

جناب فیصل زیب: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے یہ آج ایجنڈے میں جو میرا کوسچن آیا ہے، یہ میں نے 2019 میں جمع کروایا تھا اور 2021 ختم ہونے والا ہے۔ آج یہ کوسچن ایجنڈے پر آیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ میں نے ان سے سوال کیا ہے کہ 2013 سے 2020 تک جن آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے تو اس کی وضاحت کی جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔ پھر دوسرا سوال ان سے میں نے یہ پوچھا ہے کہ 21-2020 میں کوئی پلان ہے تو ان کا جواب ہے کہ "چونکہ جوابات نفی میں ہیں تومزید وضاحت کی ضرورت نہیں"، وضاحت کی ضرورت ہے۔ میں نے ان سے سوال کیا ہے ان کو چاہیئے کہ اس سوال کا جواب دیں۔ کوئی پلان ہے، نہیں ہے۔ ان کا یہ جواب میرے پاس آیا ہے اور دو سال بعد میرا سوال ایجنڈے پر آیا ہے جناب سپیکر، اب یہاں پر کون ہے اس کا جواب دے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Concerned Minister ہیں؟

جناب فیصل زیب: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ارشد ایوب صاحب۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ میرے Honourable colleague کا بڑا Genuine ایک سوال ہے۔ یہ میرے نوٹیفکیشن سے پہلے جوابات Submit کئے گئے تھے اسمبلی کے اندر، تو میں نے بھی جب یہ جواب دیکھا تو میں نے سمجھا کہ یہ بہت مختصر ہے، اس میں زیادہ کوئی وضاحت دینے کی ضرورت ہے۔ تو میں نے مزید تفصیل پتہ کرائی ہے ایم پی اے صاحب، اس میں یہ پتہ چلا جی کہ سب ڈویژن ڈسٹرکٹ شانگلہ میں یہ 12-2011 کے درمیان ایک ایس ڈی او کی پوسٹنگ ہوئی پھر جو آپ نے ایک ٹائم پیریڈ بتایا ہوا ہے 2013 اور 2020 کے درمیان مزید پوسٹیں نہیں Create کی گئیں، نہ ہی اس کی ڈیمانڈ دی گئی آگے مگر 2021 میں میں آپ کو یہ Date بھی بتا دیتا ہوں، یہ اس وقت ہوا جب آپ کا Swat Irrigation System Division-II create ہوا ہے آپ کا جس میں بحرین، شانگلہ اور مٹہ Add کئے گئے۔ اس میں تین پوسٹیں Create کی گئی ہیں اور Appointments بھی ہوئی ہیں، ایک ڈرائیور کی ہے، ایک چوکیدار ہے اور ایک نائب قاصد ہے اور اس کا میں نے پتہ کروایا کہ Rules اور Procedure follow کئے گئے ہیں یا نہیں کئے گئے، تو مجھے یہ انفارمیشن دی گئی کہ جی تمام جو ایک کمیٹی بیٹھتی ہے سلیکشن کمیٹی، وہ بنی ہے اس کے بعد جس طرح Employment Exchange میں رجسٹریشن ہوتی ہے وہ کی گئی ہے اور سارے Rules follow کئے گئے ہیں۔ تو یہ اصل پوزیشن ہے اس وقت آپ کی، اس میں مزید اگر آپ کوئی۔۔۔۔

جناب فیصل زیب: بالکل جی آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ مجھے یہ جواب ڈیٹیل میں کیوں نہیں ملا، دو سال بعد بھی یہ جواب مجھے نہیں ملا۔

وزیر آبپاشی: یہ بالکل آپ کی بالکل میں سمجھتا ہوں کہ جائز آپ کی Query ہے، جائز آپ کا اعتراض ہے 2019 میں اگر آپ نے یہ سوال کیا ہے اس کا مہینہ دو مہینہ بعد آپ کو جواب ملنا چاہیئے تھا۔ تو یہ ضرور، میں تو ابھی دو ڈھائی ہفتے ہوئے ہیں میرا نوٹیفکیشن ہوا ہے۔ تو ضرور میں وضاحت یہ لوں گا ڈیپارٹمنٹ سے اگر آپ کو اس ساری Appointments کے بارے میں یا کوئی اور خدشات ہیں تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا میرے دفتر آجائیں بیٹھ کے جو بھی محکمے والے ہیں ان کو بلا بھی لیں گے ہم اور آگے مزید جو ان کے Plans ہیں کوئی Further appointments کی یا آپ کی اور کوئی Apprehensions ہیں تو وہ ان شاء اللہ آپ کو دور کر کے دیں گے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امید ہے آپ مطمئن تو ہو گئے ہوں گے جواب سے لیکن یہ آپ کا جو سوال ہے اگر اس پہ توجہ دیں تو آپ کے سوال میں بھی غلطی ہے۔ آپ 2019 میں 2020 کی Appointments کے بارے میں کیسے پوچھ سکتے ہیں۔ Appointments آپ 2019 میں اور سوال کر رہے ہیں 2020 کے، تو وہ تو ابھی آیا بھی نہیں ہے۔ تو آپ کے کوئسچن میں بھی غلطی ہے۔ Thank you۔ آپ نے جو سوال کیا ہے دیکھیں شانگلہ میں 2013 سے 2020 تک کی مختلف آسامیاں 2020 تک۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ سوال 2019 میں کیا ہے تو مطلب جب سوال 2019 میں کرتے ہیں تو 2020 کی آسامیوں کے بارے میں وہ کیسے بتائیں گے آپ کو؟

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر، میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ یہ تو اب ان کو ریکارڈ میں ان کو پتہ ہو گا کہ کونسی Date میں میں نے یہ سوال جمع کیا ہے لیکن میرے کہنے کا مراد یہ ہے کہ اتنا وقت اس سوال پہ گزر گیا ہے اور آج یہ ایجنڈے پر آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پہ بات کی جا سکتی ہے۔ ارشد صاحب! آپ ان کو Complete details provide کریں جی۔ Thank you۔

وزیر آبپاشی: ٹھیک ہے جی میں کر دوں گا۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 13446, Mr. Ahmad Kundi, not present, lapsed. Question No. 13457, Ms: Naeema Kishwar.

* 13457 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبائی فنانس کمیشن میں کون کونسے نمائندے شامل ہیں؛

(ب) پچھلے دو سالوں کے دوران صوبائی فنانس کمیشن کے کل کتنے اجلاس منعقد ہوئے اور سالانہ کتنے اجلاس منعقد کرنا ضروری ہیں۔ نیز صوبائی فنانس کمیشن کی طرف سے اب تک ہر ضلع کے لئے کتنا فنڈ دیا گیا اور کتنا ریلیز کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) اس وقت صوبائی فنانس کمیشن میں جو نمائندے موجود ہیں، ان کا اعلامیہ زیر لف ہے۔ (الف)۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ب) پچھلے دو مالی سالوں کے دوران صوبائی فنانس کمیشن کے دو اجلاس برائے مالی سال 2018-2019) اور 2019-20) میں منعقد کئے ہیں جبکہ ہر مالی سال کے دوران چار اجلاس کا انعقاد ضروری تھا

اور ہر ضلع کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے ہیں ان کی تفصیل زیر لف ہے۔(ب)۔(تفصیل ایوان جو فراہم کی گئی)

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میرا کوئسچن صوبائی فنانس کے ساتھ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، روز ہم یہاں کھڑے ہو کر این ایف سی کے بارے میں کوئسچن کرتے ہیں کہ ہمیں این ایف سی میں حصہ نہیں ملتا لیکن صوبائی فنانس کا ہمارا یہ حال ہے کہ دو سال میں اس کے چار اجلاس ہونے تھے ابھی تک صرف دو اجلاس ان دو سالوں میں ہوئے ہیں۔ تو اگر ہم این ایف سی کا ہم رونا روتے ہیں کہ ہمارے صوبے کا حصہ نہیں ملتا اور ہمارے صوبائی فنانس کمیشن کا یہ حال ہے کہ ڈسٹرکٹ کو وہ حصہ ہم نہیں دیتے، ہم چار کے بجائے صرف دو اجلاس کرتے ہیں، ایک کوئسچن۔ دوسرا اس کمیشن میں خواتین کی نمائندگی بالکل نہیں ہے۔ تیسرا میرا کوئسچن یہ ہے کہ اگر آپ اس میں ناظمین کی دیکھ لیں پشاور سے مردان سے یا جو ایسے Settled areas ہیں وہاں پہ کوئی ان کی نمائندگی نہیں ہے، ابھی تو خیر نیا کمیشن بنے گا نیا آئے گا۔ چوتھا میرا جو اہم سوال ہے کہ ہم نے Already ایک Illegal کام کر کے فنانس بل میں لوکل گورنمنٹ کا بجٹ تو کم کر دیا ہے اور اگر ہمارے صوبائی فنانس کا بھی یہ حال ہے کہ ہم وہ حصہ بھی نہیں دے رہے تو ہمارا کیا حال ہو گا۔ اور آخری کوئسچن میرا یہ ہے کہ اس صوبائی فنانس کمیشن میں Merged areas کی نہ نمائندگی ہے اور نہ ان کو حصہ دیا گیا ہے مجھے جو لسٹ دی گئی ہے وہ صرف یہ باقی اضلاع کی دی گئی ہے لیکن اس میں جو Merged areas کا اس کا کوئی حصہ ان کو نہیں دیا گیا۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو اگر کمیٹی میں بھیج کے تو پھر ہم اس پہ ڈیٹیل بات کریں گے کیونکہ یہ ایک اہم ایشو ہے تو یہی میرا کوئسچن ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): جناب سپیکر، میری اردو اتنی اچھی نہیں ہے لیکن جو میں سوال یہاں پہ دیکھ سکتا ہوں اس میں یہ پانچ سوال نہیں تھے۔ جو دو سوال تھے اس کے جوابات جو ہیں وہ دیئے گئے ہیں۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آنریبل ایم پی اے وہ پانچواں سوال جو ہے وہ کریں، ان کے جوابات بھی دیتے ہیں اگر انہوں نے ڈسکشن کرنی ہے تو وہ لائیں ڈسکشن بھی کر کے اس میں وہ کرتے ہیں اور میں یہ بھی ان کو انفارم کروں کہ Merged اضلاع نام کا کوئی ایریا نہیں ہے۔ ابھی وہ خیبر پختونخوا کا حصہ ہے تو جب ہم کہتے ہیں کہ دو ایم پی ایز ہوں گے تو Merged اضلاع سے بھی ہو سکتے ہیں اور ان شاء اللہ ہم

ڈال دیں گے۔ بس Fact correction میں کرنا چاہتا تھا اور جناب سپیکر، بالکل ہم اس کو کمیٹی کو بھیجنے کے حق میں نہیں ہیں کیونکہ ان کو ان کی انفارمیشن مل چکی ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو، جی میڈم!

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، میں نے صرف ممبرز کا تو نہیں پوچھا، میں نے کہا کتنا اس کا حصہ ملا ہے۔ تو Merged اضلاع کو صوبائی فنانس کمیشن سے کتنا حصہ ملا ہے؟ مجھے جو لسٹ دی گئی ہے اس میں تو نہیں، یہ صرف مجھے اس کی کمیشن کا تو نہ بتائیں کہ کمیشن کا کہ، میں نے کہا ہے کہ کتنا فنڈ ہر ضلع کے لئے مختص کیا گیا ہے، آپ نے Merged اضلاع کے لئے کتنا فنڈ دیا ہے، یہ 2019-20 کا ہے۔ اضلاع کب سے Merged ہوئے ہیں۔ کیوں نہیں دیا ابھی تک آپ نے صوبائی فنانس کمیشن سے اس کو فنڈ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: جی جناب سپیکر! ویسے یہاں پہ جس وقت تک کہ ایک گورنمنٹ نہیں ہوتی تو وہاں پہ فنڈ دینا جو ہے وہ مشکل ہوتا ہے۔ جب لوکل گورنمنٹ تھی نہیں لیکن ویسے یہ کریڈٹ میں ضرور لوں گا کہ پچھلے ٹرم میں بھی یہ صرف پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی جس نے لوکل گورننس سسٹم بنانے کی جرات کی اور ابھی بھی ہے اور Merged اضلاع کی بھی، ستر سال میں ساری پارٹیاں جو ہیں وہ Merged اضلاع کے بارے میں بات کرتی رہی ہیں پہلی گورنمنٹ ہے جس نے یہ Step بھی لیا کہ Merged اضلاع کو ہم شامل کریں، صوبے کا حصہ بنائیں جس کے بعد چونکہ وہ ستر سال کا جو ان کو پاکستان کے دائرے سے باہر رکھا گیا تھا وہ ٹھیک کرنا تھا، اس کو جس نے بھی کیا اس نے دو تین سال پریشر برداشت کرنا تھا، ہو بھی گیا، ابھی گورنمنٹ بھی آ رہی ہیں۔ آدھے خیبر پختونخوا میں الیکشن ہو گیا آدھے خیبر پختونخوا میں ہو جائے گا الیکشن، ہر ویلج کونسل پہ لوگ آئیں گے۔ یہ صرف پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے ہی کیا اور آگے ان شاء اللہ فنڈز بھی ملیں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم! ابھی تو جواب Satisfied ہو گیا ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جواب تو گول مول دے رہے ہیں۔ میں نے تو شروع سے Simple سا کوئسچن کیا ہے کہ آپ نے کتنی میٹنگز کیں وہ تو دو میٹنگ کر چکے ہیں چار سالوں میں۔ تو میں فنڈز کی پھر Distribution کا کیا کروں۔ فنانس کمیشن کا اگر ہمارا یہ، پھر آپ یہ این ایف سی کا پھر آپ گلہ نہ کریں کہ ہمیں این ایف سی میں نہیں ملا یہ سب حصہ۔ اگر آپ صوبائی فنانس کا پھر آپ انصاف نہیں کر سکتے تو پھر

آپ ادھر سے پھر نہیں چیخیں گے کہ ہمیں این ایف سی میں نہیں ملتا اگر صوبے کا یہ حال ہے۔ ٹھیک ہے جی۔Thank you۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you. Question No. 13569، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 13569 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کو ہر سال این ایف سی کے تحت شیئرز / رقوم ملتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2010 سے تا حال ہر سال کتنی رقم کن مدت میں ملی اور کن مدت میں کتنی رقوم خرچ کی گئی، ہر سال کی الگ الگ تفصیل بمعہ ریلیز کاپی فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) جی ہاں۔ این ایف سی ایوارڈ کے تحت صوبہ کو موصول ہونے والی صوبائی قابل تقسیم محاصل ہیں۔ صوبے کے حصے کا 14.62% اور دہشتگردی کے خلاف جنگ کی مد میں 1% رقوم کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سال	صوبائی قابل تقسیم محاصل میں صوبے کا 14.62% حصہ	1% WoT	کل رقوم
2010-11	118,802.5	14,557.8	133,360.3
2011-12	136,585.5	16,405.0	152,990.5
2012-13	157,919.6	19,047.3	176,966.9
2013-14	180,012.9	21,629.8	201,642.8
2014-15	203,260.5	24,423.2	227,683.7
2015-16	253,117.8	30,413.9	283.531.8
2016-17	260,441.0	31,294.0	291,735.0
2017-18	302.956.6	36.402.4	339,359.0
2018-19	327,924.1	39,402.4	367,326.5
2019-20	334,982.0	40,250.6	357,232.6
2020-21	373,326.5	44,845.8	418,072.4

(ب) جی ہاں۔ موصول ہونے والی رقوم کی تفصیلات جواب (الف) درج بالا دی گئی ہے جبکہ دوسرے حصہ میں اخراجات سے متعلق پوچھے گئے سوال کے متعلق عرض ہے کہ اس بابت این ایف سی حصہ میں اخراجات سے متعلق جواب عرض نہیں کیا جا سکتا کیونکہ صوبائی بجٹ تیار کرتے وقت صوبے کے تمام وسائل جس میں صوبائی آمدن، بجلی کا خالص منافع، تیل اور گیس کی مد میں موصول ہونے والی رقوم اور وفاق سے ملنے والی گرانٹ بشمول این ایف سی ایوارڈ کے تحت صوبہ کا صوبائی قابل تقسیم محاصل میں

14.62% حصہ اور WoT 1% شامل ہے جو صوبائی مجموعی فنڈز کا حصہ بن جاتی ہے جو کہ بعد میں نئے سال کے اخراجات کی تفصیلات کی روشنی میں صوبائی کابینہ کے سامنے پیش کرنے کے بعد صوبائی اسمبلی کو منظوری کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا صرف این ایف سی سے متعلق اجراء شدہ رقوم کی تفصیلات فراہم نہیں کی جا سکتی ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی ډیره مننه سپیکر صاحب۔ زما دا سوال چې کوم دے جی فنانس این ایف سی حوالې سره، د دې سوال مقصد دا وو چې این ایف سی کښې زمونږه چې کومه حصه ده هغې کښې چې کوم رقم مونږ ته ملاویږی هغه په کوم مد کښې خرچ شوی دی، څومره ملاؤ شوے دے او څومره خرچ شوے دے نو دیکښې خو دوئ آخر کښې چې دا کوم هغه ما ته راکړے دے چې دا لاسټ کښې دوئ وائی چې "این ایف سی سے متعلق اجراء شدہ رقوم کی تفصیل فراہم نہیں کر سکتے"۔ یو خو سپیکر صاحب، زه دا تپوس کول غواړم چې په دې به دوئ ایتم بم جوړوی لکه دا په څه وجه د پارلیمان نه دا داسې څه Secret خبره ده په دیکښې چې ما ته دا لیکی چې "ہم فراہم نہیں کر سکتے" لکه دا Reason ما ته اوښائی چې دیکښې داسې څه ایشو ده که ایتم بم پرې جوړوی خو بیا خو ټهیک ده بیا ئې پټ اوساتئ۔ بله خبره دا ده جی چې کوم دوئ ما ته ډیټیلز راکړی دی نو په هغې کښې War on Terror کښې چې کوم ون پرسنټ د پختونخوا حصه ده جی، دا کریډټ هم حاجی عدیل صاحب د خدائے اوبخښی چې یو داسې شخصیت وو چې دا ټول د هغوی په کوشش باندې دا ون پرسنټ چې دے په War on Terror کښې دا زمونږ صوبې ته ملاؤ شوے دے خو که بیا دیکښې تاسو اوګورئ جی چې دا کوم اماؤنټ دوئ ما ته راکړے دے چې ون پرسنټ چې دے دا په کوم War on terror کښې ملاویږی نو د دې ټوټل هغه چې کوم دے دا دوئ ما ته نه دے راکړے۔ په دې باندې چې ما بیا اوکتل دا ما Multiply کړو Hundred سره ظاهره خبره ده چې ټوټل چې کوم اماؤنټ وو هغه راغلو۔ په هغې کښې چې بیا کوم 14.62 percentage کوم راغلو نو هغه ما دیکښې Divide کړو جی، چې دا ما Divide کړو په Hundred باندې نو تاسو اوګورئ جی چې دوئ ما ته کوم کل رقم راکړے دے نو هغه دوئ ما ته راکړے دے یو لاکھ درې، دیرش زره، تین سو ساٹھ، درې

سوه شپیته، دا دوئ ما ته ټوټل راکړے دے چې دومره رقم دے۔ دا چې ما کله کاؤنټ کړو دا مونږه سره چې کوم راځی نو دا راځی دو لاکھ بارہ ھزار آٹھ سو پینتیس پوائنټ زیرو تھری سکس، اوس دا خو ما تاسو ته چې یو اووئیل دا ټوټل ډیټیل که زه تاسو ته د آخره پورې اووایم دا څومره اماؤنټ چې دوئ ما ته راکړےدے دا ټوټل غلط فګرز دی، ټوټل غلط دی۔ کوم اماؤنټ، کوم رقم چې مونږ ته ملاؤ شوے دے د هغې کوم، چې دا کوم دوئ ما ته تیره راکړے دے۔ خا داسې که تاسو ته زه بل اووایم هغې کښې دوئ ما ته راکړی دی ایک لاکھ باون هزار نو سو نوے، دا چې ما جی کاؤنټ کړو په دیکښې راځی دو لاکھ انتالیس هزار آٹھ سو اکتالیس، دا ټوټل جی ما کاؤنټ کړی دی او دا ټوټل ډیټیل چې دے دا ئې غلط راکړے دے۔نو دا چې کوم ډیپارټمنټ دے، زه خو منسټر صاحب ناست دے، چې د دوئ دا ډیپارټمنټ چې دے آیا په دیکښې داسې خلق نشته چې دا دوئ کوم فګر ما ته راکړے دے ټوټل غلط دے، او بل دا هم اوګورئ تاسو په دې ګیلریانو کښې جی چې په دیکښې د فنانس Concerned کوم کسان دی، ځکه چې ما ته خو ښکاری نه چې څوک داسې ناست وی نو دا هم لږ تپوس اوکړئ چې دا شته؟ او بل دا ده چې ما ته د منسټر صاحب دا هم اووائی چې آیا په دې باندې که ایټم بم که جوړیږی خو بیا خو ٹھیک ده یو دغه سوال دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> *جی منسٹر صاحب جواب دیں جی۔ آپ اپنی سیٹ پہ جائیں اپنی سیٹ پہ۔*

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت):</u> *سر، یہ سکرین نہیں چلی، چلیں۔* جناب سپیکر، ایټم بم د صوبائی ګورنمنټ جوړولو کار نه دے، کیدے شی چې کوم دے آنریبل ایم پی اے ته نه وی پته۔ جناب سپیکر، زما خیال کښې چې چرته چرته اپوزیشن ته چې څوک څوک سوالات ورکوی، د هغوی لږ چې کوم دے هغه خپل کوالټی کمزور وی، زه به دوئ ته ریکویسټ کوم چې دوئ د خپل، چې څوک څوک ورته سوالات او هغه ورکوی چې دوئ مخکښې کړی، چې هغه د هغوی کوالټی هم لږ اوګوری چې دوئ څه بهتره ایډوائس ورکوی نو دوئ به بهتره سوال کوی د هغې نه به زمونږه چې کوم دے کارکردګی ښه کیږی۔ دا جواب چې کوم دے دا جی زه بالکل Own کوم چې څنګه ما تاسو ته وئیلی مونږه دا کتلی زه به دا ضرور وایم چې شګفته ملک صاحبه چې ده دا اکثر ډیر Pertinent questions کوی خو بیا هم

د دوئ چې کوم ایډوائزر دی، دوئ ته زیات ښه Choose کول پکار دی چې هغوی چې کوم دے لړ زیات ښه ګائیډ کوی او بیا دا Mathematics زیات ښه هغه کوی۔ یو خو د دوئ د Era پکښې زیاته ډیټا ده پکار ده چې دوئ ته د مخکښې نه پته وه، 11-10 کښې دوئ حکومت کښې وو، هلته نه شروع کیږی۔ دویمه خبره دوئ چې کومه غټه خبره اوکړه د دې ډیټیل ولې نه شی ملاویدې، د دې ډیټیل ټول ما دوئ ته خپل لاس سره ورکړی دی۔ اصل کښې چې څومره پیسې راشی که هغه داین ایف سی په مد کښې وی، که هغه پراونشل ریونیو وی، که هغه این ایچ پی وی، که هغه چې کوم دے د هغې علاوه زمونږه Own source revenue وی، دا ټول په Provincial Consolidated Fund کښې یو ځائې شی، یو اکاؤنټ ته ځی نو بیا هغې کښې دا خو نه وی لیکلې چې دا روپئ چې د این ایف سی ده دا په تعلیم باندې اولګیده، که دا روپئ چې کوم ده د این ایف سی دا په صحت باندې اولګیده، دا به زه اووایم چې کوم د بجټ استعمال دے د یو یو روپئ، هغه دې کال هم او بل هم اولنې حکومت دے چې مونږه د بجټ استعمال باندې پوره یو بیل کتاب پبلش کړے وو، هغه بل کال هم کړے وو، اولنی ځل په تاریخ کښې میډم شګفته ملک د هغې تعریف کړے وو او دې کال به هم کیږی۔ خو پکار ده چې د دوئ فنانشنل ایډوائزران که د دوئ پارټئ کښې څوک وی، دوئ په دې خبرو باندې پوهه کوی چې د این ایف سی پیسې بیل هیڅ نه نه استعمالیږی، هغه نورو ټولو سره یو ځائې شی۔ نو که دا Basic دوئ ته چا نه وی وئیلی نو کیدے شی چې د دوئ دو جمع دو چار کښې هم څه مسئلې وی، هغه به زه، چونکه زه د دوئ انتهائی زیات Respect کوم، د دوئ ډیر Positive attitude دے، زه به ورسره کښېنم دا نور فګرز به ورته هم Explain کړم او د فنانس د ټیم زه خاص طور باندې چې کوم دے تعریف کول غواړم، په دې چې دوئ همیشه کوشش کړے دے چې په ټائم باندې جواب ورکړی، Detailed جواب ورکړی، Pertinent جواب ورکړی او هغه به زه Own کوم، تاسو ته پته ده چې زه خپله اکثر د خپل ډیپارټمنټ تنقید کوم چې هغوی کله سم انفارمیشن نه ورکوی خو دوئ بالکل ټهیک انفارمیشن ورکړے دے او نور ډیټیل باندې به زه مس شګفته ملک پوهه کړم۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: مهربانی، منسټر صاحب يو خو زما تاسو چې کومه د ايډوائزر خبره اوکړه نو زه پخپله ايم پي اے هم يمه او زه پخپله ايډوائزره هم يمه او زه پخپله هر څه يمه جی، مونږه ايډوائزران نه ساتو دا تاسو خوش قسمته ئې چې ماشاء اللہ تاسو سره پخپله ډير کافي ايډوائزران دی، ما پخپله چې کوم دے جی دا کاؤنټنګ کړے دے۔ دا ما بيګاه پخپله کړی دی چې زه، ستاسو خبره به بالکل ټهيک وی جی، زه صرف ستاسو د سوال جواب خبره کوم چې تاسو ما ته په سوال کښې War on terror کښې چې کوم ون پرسنټ ښودلې دے جی دا ستاسو خپل رقم چې کوم تاسو ما ته ښودلې دے ، ديکښې تاسو اوګورئ چې دا چوده هزار پانچ سو ستاون پوائنټ ايټ، (14557.8) دا تاسو ما ته راکړے دے نو دا خو ستاسو رقم دے کنه جی، اوس دې رقم ته تاسو اوګورئ چې ديکښې تاسو ټوټل نه دے راکړے نو ظاهره خبره ده چې دا ما کله Multiply کړو Hundred سره نو د دې ټوټل رقم راغے ، اوس هغه ټوټل رقم کښې چې کوم اماؤنټ راغلو 14.62 نو هغه ما Divide کړو Hundred سره نو دا زه ستاسو ، دا که منسټر صاحب سره کيلکوليټر وی او دې پخپله هم اوګوری، د دوئ چې کوم اماؤنټ دوئ ما ته راکړے دے نو دا بالکل غلط دے جی، زه ستاسو په هغه باندې اعتراض نه کوم زه دا وايم چې تاسو ډيپارټمنټ چې ما له کوم جواب راکړے دے نو فګر تاسو خپله تاسو سره جواب شتې، تاسو کيلکوليټر رااوباسئ، تاسو اوګورئ که زه غلطه يم خو بيا خو ټهيک ده او که تاسو غلط ئيی نو تاسو سره خو ايډوائزران ډير دی، ما سره خو شته هم نه، کيدے شی ما نه څه غلطی شوی وی، نو صرف د دې د پاره تاسو ته وايم چې ډيپارټمنټ دا چې کوم فګر دے دا ما ته غلط راکړے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: جی دا Correction چې زه کوم دا ښه ده چې مس شګفته ملک د 2010-11 فګرز چې کوم دے Quote کړل چې کوم کښې د War and terror مد کښې چوده ارب پانچ سو ستاون ملين روپئ راغلی وې، دا فګرز بل چرته نه دې اخستلې شوے ، 11-2010 بجټ بک نه اخستلې شوے دے ، لکه د 11-2010 بجټ بک نه اخستلې شوے دے ، هم د دوئ چې کوم د فنانس وزير وی، هم هغه به

چھپاؤ کړے وی، هغوی سره د پوښتنه اوکړی که د دوئ خیال کښې غلط فګرز وی چې ولې غلط فګرز پبلش کړی خو خیر زه وایم دومره کمزوری به هغوی هم نه وی۔ فګرز به چې کوم دے ټھیک وی، دوئ پرسنټیج غلط کاؤنټ کوی لګیا دی، په هغې باندې به ئې زه پوهه کړم۔ اصل کښې چې کوم ون پرسنټ راځی، ون پرسنټ راځی د Total divisible pool خو هغې کښې څه Subtractions کیږی، هغه یو ټیکنیکل خبره ده۔ دلته اوس د Total divisible pool چې کوم دے پرسنټیج نشته، Total divisible pool هغه Divisible pool وی چې وفاقی سطح باندې وی۔ نو د هغې نه بعد به هم زه هغوی ته اوښایم هغې نه چې مخکښې څه Subtractions کیږی هغه به ورته اوښایم، دا به زه اووایم چې کوم Budgeted figure وی هغې نه به کم راځی، د هغې نه به کم ځکه راځی، 2010-11 کښې به هم راځی چې دې لس کالو کښې چې کوم د ایف بی آر Collections دی هغه د بجټ مطابق نه دی شوی، دا به اولنې کال وی چې بجټ نه به زیات راځی نو چې کوم ون پرسنټ بجټ شوے وی نو د هغې نه به ان شاء الله زیات وی او دا چې کوم کریډټ دے دا به هم د One percent war on terror پاکستان تحریک انصاف حکومت ته ځی خو چونکه د دوئ دومره دلچسپی ده، As colleague دا زما خیال کښې ضروری ده چې مونږه په دې باندې کښېنو په دې چې دوئ به بیا زیات مثبت تنقید کولې شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امید ہے۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ځه جی ټھیک شوه دا دوئ چې کومه خبره اوکړه حکومت که د هر چا وی خو بیا Department responsible وی کنه جی، حکومتونه خو ځی راځی۔ زه به تاسو ته ستاسو د حکومت خبره، دغه خو ما تاسو ته یو د Figure example درکړو۔ زه به تاسو ته د 2019-20 خبره اوکړم جی په هغې تاسو اوګورئ، تاسو ما ته ټوټل راکړے دے تین لاکھ پچھتر ھزار دو سو تیئس، او دلته کښې جی ټوټل راځی پانچ لاکھ آٹھاسی ھزار چار سو تریسٹھ، دا جی ستاسو، د تیمور صاحب د خپل منسټر او خپل ډیپارټمنټ خبره زه کوم او د دوئ د حکومت په دیکښې هم جی، دا پکار ده چې تاسو اومنئ چې منسټر صاحب اومنی چې ډیپارټمنټ غلط بیانی نه بلکه دا غلطی ده یا دا Blunder دے یا دوئ کاؤنټنګ

چي دے زما په خيال دوئ سره يو بنه I think چي داسې اکاؤنټنټ هغه نه وی نو هغه به ورته خير دے اے اين پی مونږه ورته آفر کړو که د دوئ سره کمې وی خو پکار ده چي داسې يو ايډوائزر اوساتی چي هغه دوئ ته دا فګرز چي دی دا سم ښائی، نو د منسټر صاحب د اومنی، زما خو دا خواست دے چي دا د دوئ کميټئ ته اوليږی او که کميټئ ته ئې نه ليږی نو بيا به مې خواست وی چي دوئ د خپل ډيپارټمنټ دا غلطی اومنی چي دا کوم فګر دوئ ايم پی اے ته ورکوی دا غلط دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپيکر، دوئ بيا بيا لګيا دی فګرز غلط Interpret کوی۔ تاسو د 20-2019 خبره اوکړه، د 20-2019 خبره اوکړه، زه صرف جواب ته ګورم، جواب چي دے 20-2019 کښې هغې کښې دا ليکلی چي صوبائی قابل تقسيم چي کوم رقم دے 14.62 پرسنټ، دا دے 334.982 بلين، دا به وی Actual figure، دا به ما ته فنانس اووائی چي Budgeted figure دے که Actual figure دے، که دا وی Actual figure دا به Actual collection باندې وی، That means چي کوم Total collection وو د هغې 14.62 پرسنټ به دا 334.982 ارب روپئ وی، د هغې نه علاوه چي کوم ون پرسنټ دے Actual total هغه به جوړيږی 40.25 ارب چي دا دواړه تاسو Add کړئ نو ټوټل جوړيږی 375.232 ارب، دا به ټوټل چي کوم Actual flow راغلې وی دا هغه ده، که تاسو دا دوه فګرز Add کړئ دا مخامخ دی، 334 او 40 او چي ورسره دا نور Add کړئ دا 375 ارب جوړيږی، ما ته دا فګرز بالکل ټهيک لګی، ديکښې څه ايشو نشته، ما ځکه اووئيل ټيکنيکل خبره ده او زه به دا اووايم چي مس شګفته ملک ته پکار دی چي د ځان سره ايډوائزران اوساتی په دې چي څوک Technically پوهيږی چي په کوم کار باندې کس خپله نه پوهيږی نو ځان سره يو زيات Expert پکار دے چي هغه ئې پوهولې شی۔ مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: په دې باندې جی تاسو دواړو ښه کافی ډسکشن اوکړو، اصل کښې دا فګرز چي کوم دی دا بجټ بک کښې Already راغلی دی نو چي بجټ بک کښې راغلل او پاس شوی دی د اسمبلئ نه نو په دې باندې Already بحث

کول پکار نه دے خو بیا هم Anyhow که ستاسو په دې باندې شک وی نو تاسو تیمور صاحب سره کښېنئ او هغه خپل ختم کړئ جی۔

(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی تیمور صاحب۔

<u>وزیر خزانه وصحت:</u> د دې کمیټئ ته هم ریفر کولو کښې څه بدییت نشته که کمیټئ کښې مس شگفته ملک خان پوهه کول غواړی هلته د پوهه کړی، دا بلیک اینډ وائټ فگرز دی چې څنگه تاسو اووئیل چې بجټ بک کښې دی هیڅ اعتراض نشته دے کمیټئ ته ئې اولیږئ۔

(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> گوره میډم! میډم، چې یو شے فگرز په بجټ بک کښې راشی د 2010-11 نه فگرز رارواں دی، نو هغه خو Already دې اسمبلئ پاس کړی دی دا فگرز که تاسو۔۔۔۔

<u>محترمه شگفته ملک:</u> زه د غه خبره کوم جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> که ستاسو په دې باندې څه Doubt وی جی تاسو تیمور خان سره کښېنئ هغه شے د غه کړئ نو بیا ئې واپس راؤړئ نو ان شاء الله په هغې باندې به ډسکشن اوشی، تاسو منسټر صاحب سره کښېنئ۔

<u>محترمه شگفته ملک:</u> دا به زه منسټر صاحب له ورکړم که زه غلطه ووم او یا دے غلط وو دا به مونږه اوگورو چې منسټر صاحب، ډیپارټمنټ ٹھیک دے که زه؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> او دا فگرز Revise کیدے هم نه شی ځکه چې بجټ کښې یو شے پاس شی هغه Revise کیدے نه شی تاسو منسټر صاحب سره کښېنئ۔

<u>محترمه شگفته ملک:</u> نه خو غلط ئې ولې راکړی دی، که Revise کیږی نو بیا پکار ده چې ما ته ئې راکړی وے۔

<u>وزیر خزانه وصحت:</u> زه به دومره اووایم، بالکل مونږه به کښېنو چې څوک غلط وی او هغه به اووائی چې څنگه وائی۔ زه د دوئ Respect کوم او دوئ وائی زمونږه افسران بنه نه دی زیات تر د هغه وخت دی دوئ بهرتی کړی دی اوس مونږه نوی

افسران راولو د هغوی کوالټی زیاته ښه ده، هغې کښې هم ښه افسران دی نو خیر هغې کښې هم لږ فرق راشی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 13525, Mr. Hafiz Isam-ud-Din. 13525, Hafiz Isam-ud-Din, not present, lapsed. Question No. 13626, Mr. Waqar Ahmad Khan.

* 13626 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت آبپاشی کے ایک مربوط پروگرام پر عمل پیرا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت اس سلسلے میں جدید نہری نظام پر اخراجات کر رہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کا جوابات اثبات میں ہو تو پچھلے پانچ سالوں میں مجموعی طور پر ملاکنڈ ڈویژن میں نہروں کے نکالنے کے لئے اخراجات ہو چکے ہیں، ہر نہر کی بناوٹ اور مرمت کی الگ الگ اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں۔ یہ بھی درست ہے۔

(ج) سوات ایریگیشن سرکل سوات کے زیر نگرانی سوات، دیر، چترال ایریگیشن ڈویژنز میں نہروں کی بناوٹ اور مرمت پر پچھلے پانچ سالوں کے دوران جو اخراجات کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (تفصیل ایوان جو فراہم کی گئی)

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا تو ضمنی سوال ایک تو یہ ہے کہ ضلع شانگلہ اس میں Include نہیں ہے کیا، وہ ملاکنڈ ڈویژن میں نہیں ہے، ضلع شانگلہ میں کیا آبپاشی کا نظام نہیں ہے۔ دوسرا میں یہ نیکپی خیل چینل کے بارے میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ کیا حکومت اسے Extend کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ دوسرا پانی کی گنجائش ضرورت سے بہت کم ہے۔ لہذا حکومت پانی کی گنجائش میں اضافے کے لئے کچھ کرنا چاہتی ہے جی؟ دا زما ضمنی سوالات دی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Concerned Minister to respond Arshad Ayub۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): شکریہ جناب سپیکر، ایم پی اے صاحب کے جو سوالات ہیں اس میں جو پہلے اور دوسرے سوال کا جواب ہے بالکل یہ سوات ایریگیشن سرکل میں کافی سارا کام ہو رہا ہے، کافی سارا ہو بھی گیا ہے اور جس میں آپ کا دیر، چترال اور سوات آتا ہے اور جس چینل کی آپ نے بات کی ہے اس کا اگر آپ 17-2016 سے دیکھیں اور ابھی 21-2020 میں آئیں تو تقریباً کوئی 80 فیصد کا اضافہ

ہوا ہے۔ 2016-17 میں جدھر 21 لاکھ 29 ہزار کچھ روپے خرچہ ہو رہا تھا ابھی وہ 2020-21 میں ایک کروڑ سے اوپر ماشاء اللہ چلا گیا ہے۔ تو یہ ایک Indicator ہے کہ اللہ کے فضل سے ان سکیموں پہ، تمام سکیمیں جو ساری لسٹ آپ کے پاس ہے، موجود ہے، تمام سکیموں میں Gradual increase ہی آرہا ہے سارا۔ تو مزید اگر آپ کوئی چاہتے ہیں اپنے حلقے یا ان سکیموں میں یا جس طرح آپ نے ایک سکیم کا ادھر ذکر کیا ہے کہ اس میں مزید کوئی کام ہونا چاہیئے تو میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آپ دفتر آجائیں، محکمے والوں کو بلالیں گے آپ کی ان شاء اللہ اگر کوئی Feasible سکیم ہوئی تو اس کو ضرور Include کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وقار احمد خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، جب بھی یہ دعوت دے میں جاؤں گا جی بہت ضرورت ہے وہاں پہ یہ نیکپی خیل جس کی چینل کی میں بات کر رہا ہوں، اس میں زیادہ گنجائش کی ضرورت ہے اور Extend کرنے کی، اور دوسرا نئے چینلز کی بھی ضرورت ہے۔ تو میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے دعوت دی ہے لیکن دعوت ایسی نہیں کہ صرف دعوت تک رہے، کام بھی ہو جائے گراؤنڈ پہ کہ کام ہو گیا ہو جی۔ شکریہ میں بہت مطمئن ہوں ان کے سوال سے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں، وقار خان صاحب! انہوں نے کہہ دیا ہے اب آپ ان کے آفس جائیں ملیں اور وہ ان شاء اللہ آپ کو Proper جواب دیں گے اس کا۔ Thank you۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

12716 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ آبپاشی کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ محکمہ کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے، نیز کتنا فنڈ تا حال خرچ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی):</u> (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) موجودہ حکومت نے چیف انجینئر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ ضم اضلاع کے ذریعے سال 2020-21 کے دوران ضلع جنوبی وزیرستان کے لئے 419.60 ملین روپے فنڈز مختص کیا تھا جو کہ اسی ہی سال میں فراہم (Released) کر کے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

12947 _ Mr. Khushdil Khan Advocate: Will the Minister for Zakat, Ushr, Social Welfare and Women Empowerment state that:

(a) The office of Ombudsman has been established under the Khyber Pakhtunkhwa Protection against Harassment of Women at Workplace, Act 2020;

(b) If the answer is in yes then explain:

(i) How many complaints have been filed in the office of Ombudsman since its establishment;

(ii) When it was established, the number of staff with designation, grade and criteria of their appointment;

(iii) Year wise allocation of budget and annual expenditure;

(iv) (The criteria of the appointment of Ombudsman, its perk and privileges month-wise. Whether the office of Ombudsman is in rented building or own building? If is in rented building then furnish detail of monthly rent;

(v) Provide the detail of complaints, nature of complaints and result of the complaints as per the following proforma:

S.No;

Name of Complainant;

Date of Complaint;

Name of Accused;

Name of Department;

Name of Decision;

Detail of Decision;

Execution/implementation of Decision?

Mr. Anwar Zeb Khan (Minister for Zakat, Ushr, Social Welfare, Special Education & Women Empowerment): (a) On enactment of Protection Against Harassment of Women Act, 2010 by Parlimentry/Federal Government in order to ensure protection of women against harassment at workplace, the Act ibid was further amended by the Government of Khyber Pukhtunkhwa vide the Khyber Pukhtunkhwa Protection Against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Act, 2018. Beside the Act ibid, the Provincial Assembly of Khyber Pukhtunkhwa has also enacted the Khyber Pukhtunkhwa Enforcement of Women's Property Rights Act 2019 whereby powers for disposal of complaints, under this law, have also been vested to the Ombudsperson Khyber Pakhtunkhwa.

(b) (i) 405 complaints (Harassment + Property) have so far been registered with this office, details of which at S.No (v) below. Moreover, 56 cases were received through Prime Minister's Citizen Portal, out of which 52 cases have been solved.

(ii) The Ombudsperson Office was established in 2019 with total 13 sanctioned posts. Later on, 12 posts have been created by the Finance Department Khyber Pukhtunkhwa to achieve the purpose of the Acts. Hence, total number of sanctioned posts come to 26 posts. Annex-1)

(iii)

2019-20	
Original Budget	Rs.17,312,000/-
Released Budget	Rs.7,505,364/-
Expenditure	Rs. 7,461,108/-
2020-21	
Original Budget	Rs. 6,082,000/-
Released Budget	Rs. 19,984,629/-
Expenditure	Rs. 19,984,629/-
2021-22	
Original Budget	Rs. 15,533,000/-
Released Budget	Rs, 14,802,500/-
Expenditure	Rs. 3,177,246/- (Till date)

Budget copies of the above years are at Annex-II.

(iv) **Criteria of appointment**:-

The Ombudsperson is appointed on the recommendations of Search & Scrutiny Committee under Section-5 of Protection against Harassment of Women at Workplace (Amended) Act, 2018.

Appointments Period:

The Ombudsperson shall hold office for period of three years under Section-5 (5) of the Protection against Harassment of Women at Workplace 2018.

Under Section-5 (4) of protection against Harassment of Women at Workplace, the Ombudsperson is entitled to all perks and privileges admissible to BS-21 Officer of Government.

Last pay drawn by the Ombudsperson is Rs. 123,558/- (Net pay)

Office Building:-

The office of Ombudsperson is situated at Benevolent Fund Building Peshawar Cantt. Comprising 2-rooms # 212, 220, and their rent is **Rs. 1700,105/-** per annum.

(v)

S.No	Complaint	Under-trial	Decided	Total
01	Harassment	42	41	83
02	Property	306	11	317
Total		**348**	**52**	**400**

In addition, five cases of Property were referred to Federal Ombudsman and Punjab Ombudsperson.

13077 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اوراس سے بالا سکیل کے افسران کواضافی چارج کے تحت مختلف آسامیوں پر تعینات کیا گیاہے؛

(ب) اگر (الف) کاجواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اوراس سے بالا سکیل کے جن افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف آسامیوں پر تعینات کیا گیاہے، ان کے نام، سکیل اور اضافی آسامیوں پر خدمات کا دورانیہ کیاہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) گزشتہ دوسالوں کے دوران محکمہ ہذامیں مختلف گریڈ میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وائز تعداد کیاہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی ہاں۔یہ درست ہے۔

(ب) الف۔ تفصیل درج ذیل ہے:

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ خزانہ نے کل 16 افسران جو کہ گریڈ 17 اوراس سے بالا سکیلوں پر فائز تھے، کواضافی چارج دیئے تھے۔ جن کی تفصیل لف [الف] ہے۔

ب۔ درست نہیں ہے۔

[گزشتہ دوسالوں کے دوران میں کسی بھی گریڈ میں بھرتی نہیں کی گئی]۔

KPPRA

الف۔ درست نہیں۔

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران KPPRA میں کسی افسر کواضافی چارج/عہدہ نہیں دیا گیاہے۔

ب۔ درست۔

گزشتہ دو سالوں کے دوران میں ایک آفیسر کو گریڈ 17 میں بھرتی کیا گیا ہے۔لف[ب]

KPRA

الف۔ درست ہے۔

خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیلوں کے جن افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف آسامیوں پر تعینات کیا گیا،ان کی تفصیل لف[ج] ہے۔

ب۔ خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی میں گزشتہ دو سالوں کے دوران مختلف گریڈ میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وائز تفصیل لف[ج] ہے۔

Treasury & Accounts

الف۔ درست نہیں۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ڈائریکٹوریٹ [ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس] میں کسی افسر کو اضافی چارج / عہدہ نہیں دیا گیا ہے۔

ب۔ درست۔

گزشتہ دو سالوں کے دوران ڈائریکٹوریٹ [ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس] میں مختلف سکیلوں میں کل 66 آسامیوں پر بھرتیاں کی گئیں۔لف[د]

Local Fund Audit

الف۔ درست نہیں۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ڈائریکٹوریٹ [لوکل فنڈ آڈٹ] میں کل 10 افسران کو اضافی چارج / عہدہ دیا گیا ہے۔[ح]

ب۔ درست۔

گزشتہ دو سالوں کے دوران ڈائریکٹوریٹ [لوکل فنڈ آڈٹ] میں مختلف سکیلوں میں کل 70 آسامیوں پر بھرتیاں کی گئیں۔لف[ذ]

13446 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایک منصوبہ رود کوہی ڈیرہ اسماعیل خان کے نام سے جاری ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبے کے لئے سالانہ کتنا فنڈ مختص کیا جاتا ہے۔ مذکورہ فنڈ کہاں کہاں پر خرچ ہوا ہے اور کس کس شخص کو اس کی رقم کی ادائیگی ہوئی ہے۔ نیز 2017، 2018 اور 2019 میں مختص شدہ فنڈ اور استعمال شدہ فنڈ کی تفصیلات ایئر وائز فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی نہیں۔ رود کوہی ڈیرہ اسماعیل خان کے نام کا کوئی منصوبہ اس وقت نہیں ہے تاہم معزز رکن کی خدمت میں عرض کرتا چلوں کہ سال 2014 میں ایک منصوبہ بنام "Improvement of Rod Kohi System District Tank and D.I.Khan) میں شروع ہوا تھا جو کہ سال 17-2016 میں اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ مزید برآں رود کوہی نظام کی مرمت کے لئے ہر سال ڈپٹی کمشنر ڈی آئی خان کو فنانس ڈیپارٹمنٹ براہ راست رقم فراہم کرتی ہے جس میں محکمہ ایریگیشن کا کوئی کردار نہیں ہوتا اور اس کی تفصیل محکمہ ایریگیشن کے پاس نہیں ہے۔

13525 _ حافظ عصام الدین: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوبی وزیرستان میں معذور اور بیوہ خواتین کتنی ہیں، یہ ڈیٹا کتنا فیصد ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ، عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں): (الف) محکمہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کے ساتھ جنوبی وزیرستان میں 211 معذور اور 21 بیوہ خواتین محکمہ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ جنوبی وزیرستان کی کل آبادی تقریباً 674000 ہے اور اس میں معذور اور بیوہ خواتین کا ڈیٹا بالترتیب % 0.0313 اور %0.032 فیصد بنتا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: 'Leave Applications': یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں۔ جناب انور زیب خان، 28 دسمبر؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، 28 دسمبر؛ حاجی قلندر لودھی صاحب، 28 دسمبر؛ محترمہ ثومی فلک ناز صاحبہ، 28 دسمبر؛ محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، 28 دسمبر؛ محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، 28 دسمبر؛ جناب شکیل احمد خان صاحب، 28 دسمبر؛ ملک شاہ محمد خان صاحب، 28 دسمبر؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، 28 دسمبر؛ جناب فضل الٰہیٰ صاحب، 28 دسمبر؛ مفتی عبید الرحمان صاحب، 28 دسمبر؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، 28 دسمبر؛ محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، 28 دسمبر جناب افتخار علی مشوانی صاحب، 28 دسمبر؛ جناب جمشید خان، 28 دسمبر؛ جناب سراج الدین صاحب، 28 دسمبر؛ محترمہ سمیہ بی بی، 28 دسمبر؛ محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، 28 دسمبر؛ جناب بابر سلیم خان صاحب، 28 دسمبر؛ جناب لائق محمد خان صاحب، 28 دسمبر؛

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave is granted۔ میرے خیال سے تمام ممبرز جو ہیں سو رہے ہیں یا ضیاء اللہ بنگش صاحب! آپ ابھی آئے ہیں اور ضیاء اللہ بنگش صاحب! آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھیں، ایک تو لیٹ آتے ہیں اور پھر گپیں بھی لگاتے ہیں جی۔ میں ممبران اسمبلی اور اپنی جانب سے Mercy Educational Complex Peshawar کے طلباء اور ٹیچنگ سٹاف کو اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ بچے آئے ہوئے ہیں Mercy کی طرف سے، ہم ان کو ویلکم کرتے ہیں جی۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Item No. 06, 'Adjournment Motions': Mr. Salahuddin MPA, to please move his adjournment motion No. 375. Salahuddin, Salahuddin Sahib, not present, lapsed.

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن نوٹسز، آئٹم نمبر 7۔ کال اٹینشن نوٹس خوشدل خان صاحب کی طرف سے آیا ہے انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ وہ آج نہیں آ سکتے ہیں اس لئے اس کو میں ڈیفر کرتا ہوں آج کے لئے۔
Mr. Ikhtiar Wali MPA, to please move his call attention notice No. 2175, Ikhtiar Wali Khan!

جناب اختیار ولی: شکریہ Hounourable Speaker, thank you very much honourable Speaker۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس ان لوگوں کے بارے میں ہے، میں پہلے ذرا اس کو پیش کر کے تھوڑا سا پھر بریف دیتا ہوں آپ کو۔

میں وزیر برائے محکمہ امداد بحالی و آبادکاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سابقہ فاٹا جو کہ دہشتگردی کا شکار رہا اور اس میں قبائلی عوام کے گھر، دکانیں، مارکیٹس تباہ ہو چکی ہیں۔ آپریشن کے بعد قبائلی اضلاع کے بعض علاقوں کو ریلیف کی رقم مہیا کی گئی لیکن درہ آدم خیل کے علاقے، قوم تور چھپر جو کہ دہشتگردی کا سب سے زیادہ شکار ہوئی اور ابھی تک یہ لوگ ملک کے مختلف علاقوں میں آئی ڈی پیز کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں لیکن بدقسمتی سے نہ تو ان کو اپنے مسمار گھروں کا معاوضہ ملا اور نہ کوئی ریلیف چیکس مہیا کئے گئے۔ حکومت درہ آدم خیل قوم تور چھپر کے متاثرین کو ہنگامی بنیادوں پر معاوضہ دیں اور ریلیف چیکس بھی جلد از جلد ریلیز کئے جائیں تاکہ وہ دوبارہ اپنی سرزمین پر آباد ہو کر خوشحال زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر! اس میں یہ تقریباً ہر ایجنسی کا مسئلہ ہے۔ یہ باجوڑ کا مسئلہ ہے، یہ مہمند کا مسئلہ ہے، یہ اورکزئی کا، جنوبی وزیرستان، شمالی وزیرستان جتنے ہمارے قبائلی اضلاع ہیں جہاں جہاں پہ آپریشنز ہوئے ہیں اور ان لوگوں کے گھر مسمار ہوئے یا مارکیٹیں مسمار ہوئیں تو کہیں پہ اس بات پہ اختلاف ہے کہ ان کو مناسب قیمت نہیں مل رہی تو کہیں پہ ایسا ہے کہ وہ بالکل لسٹ میں شامل نہیں ہیں۔ میں آپ کو اس کی چھوٹی سی مثال یہ دوں گا کہ میرے اپنے حلقے نوشہرہ میں مہمند ایجنسی کے اور باجوڑ ایجنسی کے کوئی دو تین جگہوں پر تین تین سو اور چار چار سو لوگ فیملیز جو ہیں وہ پڑی ہوئی ہیں۔ ان کی بجلی کاٹ دی گئی تھی، یہ پوری گرمی کا یہ سیزن انہوں نے گرمی میں گزارا۔ گیس ان کے پاس نہیں ہے اور وہاں پہ انہوں نے اپنے لئے ایک چھوٹی سی دنیا بنالی ہے اور وہاں پر وہ کوئی چھوٹا موٹا کام کاروبار کر رہے ہیں، تو ان لوگوں کی واپسی کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ یہ جو ہمارے ٹریژری بنچز ہیں خصوصاً جو وزیر موصوف ہیں ریلیف کے، تو ان کو اس بارے میں تھوڑی Attention دینی چاہیئے کہ جو جو لوگ آئی ڈی پیز ہیں، ان کو۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کامران بنگش صاحب! ابھی آپ آئے ہیں اور، جی۔۔۔۔۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> ہم ان کو خوش آمدید بھی کہتے ہیں، کل ان کی Presence کو ہم نے Miss بھی کیا تھا۔ Bangash Sahib! Welcome to the House اور آپ بات بھی سنیں اور تھوڑا سا Response بھی کریں۔ یہ جناب سپیکر، ایک ایجنسی ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے یہ تقریباً ہر ضلع کا مسئلہ ہے، جو سابقہ فاٹا کے اضلاع ہیں یہ سب کا مسئلہ بن چکا ہے اور کوئی کہیں پہ پڑا ہوا ہے کوئی کہیں پہ پڑا ہوا ہے، ان کو واپس اپنے ضلعوں میں لے جانا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور جو ان کا نقصان ہوا ہے، اس بارے میں تو بڑے پیسے آئے ہیں اور حکومت والے یہ تو دوست ہمیشہ کہتے رہے کہ ہم نے فاٹا کے لئے بہت زیادہ فنڈز رکھا ہوا ہے، پہلے کبھی کسی نے اس طرح نہیں کیا تھا، ایسے نہیں ہوا تھا ہم نے یہ کیا ہم نے وہ کیا۔ تو اب ان کو چاہیئے یہ کہ وہ پیسے اب ان لوگوں میں تقسیم کریں، ان کو چیکس بھی دیں، ان کو واپس اپنی جگہ پہ پہنچائیں تاکہ وہ دوبارہ اپنی زندگی کو بحال کر کے نئے سرے سے وہ اپنی زندگی شروع کر سکیں۔ یہی آپ سے گزارش کرنی تھی لیکن اس پہ میں یہ بات توجہ دلاؤ نوٹس کی ہے تو یہ نہ ہو کہ ہوا میں گزر جائے۔ سپیکر صاحب، آپ کی رولنگ اس پہ ہونی چاہیئے اور یہ ذرا ٹھیک ٹھاک تسلی بخش جواب دیں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ ٹھیک ہے۔ Concerned Minister to respond۔ منسٹر صاحب Respond کریں گے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو Erstwhile FATA ہے وہ دہشتگردی میں بہت زیادہ متاثر ہوا اور بہت سارے لوگ Dislocate ہوئے، انہوں نے جگہ چھوڑی وہاں پہ، تو اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب حالات نارمل ہوئے باقاعدہ سروے شروع ہوا اور سروے کی بنیاد کے اوپر کافی لوگوں کو Payment ہو چکی ہے اور جو لوگ واپس نہیں گئے یا اس سروے کے اندر نہیں آئے ان کو یہ مشکلات رہی ہیں۔ میں بالکل اس کو دیکھ لوں گا، ان کا یہ جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے بہت Important ہے اور جو بھی Concerned department جو Concerned چونکہ ابھی تو منسٹر صاحب نہیں ہیں اس کے لیکن جو ہے ان تک ان کا چلا جائے گا Message اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ صرف توجہ دلاؤ نہیں ہوگا بلکہ اس پہ پورا غور ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے، آپ نے جواب ان کا سنا ہوگا Satisfied ہوں گے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ اس پہ کام بھی ہوگا اور اس پہ عمل کیا جائے گا ان شاء اللہ، انہوں نے کہہ دیا ہے جی۔

تحریک التواء نمبر 374 پر قاعدہ 73 کے تحت تفصیلی بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 08, Mr. Akram Khan Duranni MPA, to please start discussion on his adjournment motion No. 374, admitted under rule 73 for detailed discussion. Akram Khan Duranni!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، شکریہ۔ اس پہ میں نے پہلے بھی بات کی تھی اور پھر گورنمنٹ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے بحث کے لئے منظور کی۔ اس میں سوال صرف اتنا ہے کہ یہاں پر ہمارے صوبے میں سیکرٹریٹ ملازمین کے لئے اور باقی اس کے ساتھ ٹیکنیکل سٹاف جو ہے پبلک ہیلتھ کا ہے یا دوسرے ڈیپارٹمنٹس کا ہے، اس میں تقریباً اضافہ کیا تھا اور صرف Attached departments جو ہیں وہ اس سے محروم ہیں۔ میں نے پہلے بھی وضاحت کی تھی کہ گورنمنٹ کا احسن اقدام ہے، سیکرٹریٹ کے ملازمین جو ہیں وہ یقیناً دن رات کام کرتے ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے لیکن جو Attached departments ہے وہ بھی اگر اضلاع میں ہیں یا پشاور میں ہیں، وہ بھی بے چارے چونکہ اس لیول کے لوگ ہیں جس طرح ہمارے سیکرٹریٹ یا ٹیکنیکل سٹاف ہے تو میں نے گورنمنٹ سے یہی استدعا کی تھی کہ اس میں تقریباً خوش آئند بات ہے کہ سیکرٹریٹ کے یا پبلک ہیلتھ یا ٹیکنیکل سٹاف کے لئے کیا ہے تو مہربانی کر کے جو باقی ماندہ لوگ ہیں، ایک تو بے روزگاری بھی

بڑھ گئی ہے، مہنگائی بھی ہے، نہ سرکاری ملازمین جو ہیں وہ بچوں کی فیس ادا کر سکتے ہیں، وہاں پر بہت زیادہ مشکلات ہیں لوگوں کی۔ تو میری دوبارہ استدعا ہے کہ Attached departments کو بھی اسی میں شامل کیا جائے تاکہ اس کو جو فائدہ دیا گیا ہے سیکرٹریٹ اور باقی ملازمین کو کہ وہ اس سے محروم نہ ہوں۔ شکریہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Mr. Nisar Mohmand!

نثار مہمند صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب. ستاسو سپیشل مننه چې نن ستاسو انداز ډیر خوشگوار دے ، زه په دیکښې ډیره یو خبره کومه او څه افسوس سره کومه چې کوم ایم پی ایز دلته کوئسچن یا پښتنه چې راوړی نو هغوی د دې د پاره دا پښتنه راوړی وی چې دلته په دې فلور باندې د هغې خبره اوشی نو اکثر زمونږ د منسټرانوں صاحبانو نه دا خبره راشی چې نه تاسو مونږ سره څان له کښینئی. زه په دې پوهه نه شوم چې څان له کښیناستو کښې دوئ عوامو ته نه شی وئیلې پکار دا ده چې دا عوامو ته ښکاره شی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار خان! تاسو چې کوم دغه دے توجه دلاؤ-----

جناب نثار احمد: زه راځم چې په هغې باندې.

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی راځم نه جی تاسو په هغې خبره اوکړئ جی درانی صاحب چې کوم باندې خبرې اوکړې گوره تاسو هم هغه رنگې-----

جناب نثار احمد: زه راځم هغې له جی مونږه وایو چې په فلور جواب ملاؤ شی چې عوامو ته پته اولگی چې حکومت څومره سنجیده دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو چې کوم ایډجرنمنټ موشن دے ما پرون هم وئیل د ماشومانو په رنگ حرکتونه مه کوئ کنه جی تاسو ایم پی اے یئ جی.

جناب نثار احمد: بیا تاسو داسې خبره اوکړله چې د هغې مطلب دا دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ته ما اووئیل چې درانی صاحب کوم ایډجرنمنټ موشن راوړے دے تاسو په هغې باندې بحث کوئ.

جناب نثار احمد: نو په هغې باندې راځم کنه خو چې جواب دا راځي چې یره مطلب تاسو مونږ سره کښینئ نو زما یقین دے دا خو عوامو ته خبره کول پکار وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو له گورنمنټ لا جواب درکړے نه دے نو څنگه تاسو سره کښینئ جی۔ هم هغه رنگې تاسو د ماشومانو په رنگې خبرې کوئ اوس Mature شه ایم پی اے یئ۔

جناب نثار احمد: گوره جی څنگه چې گوره جی خبره د له راځو چې دلته کوم درانی صاحب کوم دغه راوړې ده اول خو دا پکار وو چې د سیکرټریټ سره څومره تاسو د هغوی Percentage زیات کړے دے چې د نورو هم وې او د نورو سره سره د دې ټولې پختونخوا چې څومره سرکاری ملازمین دی پکار دا ده چې د ټولو په تنخواه کښې یو سپیشل څه ریلیف هغوی ته ملاؤ وې خو زه راځم زه یو توجه ستاسو یو بل اهم څیز ته رااړووم چې زما سره په ضلع مهمند کښې د ایل ایچ ډبلیو چې هغوی Arrears راغلی دی په کروړونو روپو کښې او د هغوی نه ډیمانډ دا وو چې یره تاسو به 35 هزار روپۍ Per Cheque په شکل کښې مونږ ته جمع کړئ خالی چې مونږه تاسو ته Arrears ورکړو نو د اوسه پورې هغه غریبانانو ته چې هغوی ډیوټئی کوی هغوی په Measles کښې Arrears ډیوټئی کوی، هغوی په Covid کښې ډیوټئی کوی، ډیر فنډ حکومت ورکوی زه دا نه وایم چې گورنمنټ هغوی ته فنډ نه دے ورکړې۔ زما ډی سی صاحب ته د دې ټولو فنډ راغلے دے خو لهذا هلته د هغوی هغه غریبانانو سره چې کوم زمونږ په سات او آٹھ او دس باره سکیل پورې خلق دی، د هغوی نه هلته هغوی ډیره غلطه فائده اخلی، د هغوی نه ډبل ډیوټی اخلی او بیا هغوی ته په هغې کښې د هغې Payment هم نه ملاویږی۔ دیکښې چې تاسو ته یو ریکویسټ زمونږ دا دے چې تاسو دیکښې زمونږ د صوبائی اسمبلئی سیکرټریټ ملازمین هم په دې پیکج کښې شامل کړئ او هغوی له هم په دغه Percentage چې کوم درانی صاحب تاسو ته اووئیل او نورو ته مو هم ورکړے دے ځکه چې دا هم یو سیکرټریټ دے، دوئ خدمت کوی، شپه ورځ خدمت کوی۔ د دې سره سره زمونږ په هاسټلو کښې جی، دې ایم پی ایز هاسټل کښې چې کوم ایمپلائز دی چې هغه هم په دیکښې شامل شی۔ ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میر کلام خان صاحب! میر کلام۔

جناب میر کلام خان: Thank you۔ جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ اس اہم موضوع پر بات کرنے کی اجازت دی گئی۔ جناب سپیکر، اس پر تو تفصیلی بات ہوئی لیکن میں بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ سب سے پہلے ہمارے سیکر ٹریٹ کا جو سٹاف ہے یا ہمارے ہاسٹل کا جو سٹاف ہے ان کو اگر آپ، دیکھا جائے تو جناب سپیکر، یہاں پہ یہ دوسری جگہوں کے مقابلے میں ہمارے سیکرٹریٹ کا سٹاف دن رات کام کرتا ہے چونکہ یہاں پہ اسمبلی میں ہوتے ہیں اور رات کو بھی انتہائی ذمہ دارانہ فورم ہے اور ذمہ دارانہ کام ہے، ذمہ داری سے وہ کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس طرح کے ان لوگوں کے ساتھ پہلے وعدے کرنا اور اس کو پورا نہ کرنا میرے خیال میں یہ ٹھیک بات نہیں ہے۔ اگر نہیں دینا تھا تو اس کے ساتھ وعدہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اگر ایک بار وعدہ کیا ہے ان کے ساتھ تو میرے خیال میں ان کو بھی دیا جائے اور پورے کے پورے جو اور بھی Mention کیا ہے درانی صاحب نے اس ایڈ جرنمنٹ موشن میں جن ڈیپارٹمنٹس کے اور جن علاقے کے جن رینک کے بندوں کو اس نے اس میں شامل کیا ہیں تو جناب سپیکر، ان کو دیا جائے۔ باقی تو ویسے ہی ہم جو بات کرتے ہیں تو منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ آپ خوامخواہ علاقے کی بات کرتے ہو لیکن یہ بھی کوئی نہیں سمجھتا نہ کوئی سنتا ہے، Merged Districts کے لوگ تو ویسے ہی روڈوں پہ ہیں یا اسلام آباد میں جو سٹوڈنٹس ہیں ایچ ای سی کے سامنے تقریباً بیس پچیس دن سے احتجاج کر رہے ہیں، یہاں پر روزانہ کی بنیاد پر اس چوک میں وہ احتجاج کرتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، اس حوالے سے ہر ڈیپارٹمنٹ میں اور ہر علاقے کے جن جن کے مسائل ہیں اور جس طریقے سے بھی ان کے مسائل ہیں تو میرے خیال میں ان کو خواہ مخواہ احتجاج پر مجبور کرنے کے بجائے ان کا مسئلہ پہلے سے حل کرنا چاہیئے اور ہمارا سیکرٹریٹ سٹاف جو ہے یہ تو احتجاج بھی نہیں کر سکتا ہے تو جناب سپیکر، اس کو فوراً ان کی جو مراعات کا اعلان کیا گیا ہے وہ دی جائے جناب سپیکر۔ Thank you۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د درانی صاحب ډیره زیاته شکریه ادا کوؤ چې موشن ئې راوړے دے او دا د بجټ نه راواخلئ تر اوسه پورې ټول چې څومره Attached departments دی، هغوی حقیقت هم دا دے چې دا د هغوی هم حق دے او زما خیال دا دے سپیکر صاحب، چې دا ټول ایډمنسټریشن چې دے دا Attached departments چې څومره دی، د دوئ که

مونږ د کار وخت ته اوګورو، دورانیې ته اوګورو یا دا شومره که دا مونږه اووایو چې دا ټول سستم چې دے دا په دوئ چلیږی نو دا خبره به غلطه نه وی ځکه چې دا ټول سستم دوئ چلوی۔ زمونږ دا پوره اسمبلی پرزور دا سفارش کوؤ، پرزور سفارش کوؤ چې د سیکرټریټ د ایمپلائز سره سره تنخواه ګانې هم کمې دی جناب سپیکر، او ګرانی نو زما خیال دا دے چې د هغې نه مونږه او تاسو ټول انکار نشو کولې، داسې حد ته ګرانی رسیدلې ده چې یو عام انسان خو ډیره ګرانه خبره ده سرکاری ملازم چې دے هغه هم خپلو بچو ته هغه د عزت چې کوم کفالت دے هغه په هغې شکل نه شی کولې جناب سپیکر۔ نو زمونږه ټوله اسمبلی اپوزیشن حکومت ته هم درخواست کوؤ او که حکومت مونږ ته توجه هم اوکړی نو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شوکت صاحب! تاسو به Respond کوئ۔ شوکت صاحب! تاسو به Respond کوئ واؤرئ جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: وزیر خزانه صاحب نه پوهیږو چې په کوم چکر کښې دے داسې په خپل کار باندې توجه نه کوی کنه۔ نو پکار دا ده چې دوئ د په خپل کار باندې توجه اوکړی نور کارونه به کیږی ان شاء اللہ که خیر وی دا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ستاسو جی د اپوزیشن ملګرے اختیارولی صاحب ورته راغلے دے هغه په خبرو کړے دے، هغه ته اووائی چې په خپل ځائې کښینی۔

<u>جناب سردار حسین</u> نو وزیر خزانه صاحب ته زمونږ دا ریکویسټ دے چې دا Attached departments چې شومره دی، چې شومره دی په هغوی باندې هم لږ رحم اوکړئ، هسې هم په دې ملک کښې د حالاتو پته لګی نه نو دا به سرکاری ملازمان دا حکومت چې دے دا به ډیر ښه یاد ساتی ان شاء اللہ که خیر وی۔ نو زمونږ د ټول اپوزیشن دا پرزور تاسو ته سفارش دے، مطالبه ده چې دا سرکاری ملازمان چې دی دا ټول په دې شکل باندې Oblige شی او دا الاؤنس چې دے دا هغوی ته هم Addition راشی نو مهربانی به وی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! واقعی یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ جہاں تحریک انصاف کی حکومت اگر اپنے کئے ہوئے وعدوں پر بھی پورا نہیں اترتی اور پھر ہمیں مجبوراً ان کی یاد دہانی کے لئے یہ قرارداد، تحریک التواء لانی پڑی۔ اکرم درانی صاحب نے جو بھی قرارداد لائی ہے یہ انصاف پر مبنی ہے اور اس حوالے سے کہ جب وعدے کئے تھے اور Attached departments تو زیادہ کام کرتے ہیں بلکہ جتنا بھی ایگزیکٹیو الاؤنس اگر دوسرے افسران کو ملتا ہے اور اس کے ساتھ ہی جو Attached departments ہیں ان کا بھی وہی وقت بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اور ان کی ضروریات بھی ہیں اور جہاں تنخواہوں میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کے مطابق ان کا بھی ہونا چاہیئے میرے خیال میں کہ اب تو حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے، ہم تو اپنے جو یہاں اس فلور پر توجہ دلاتے ہیں لیکن ان کے ساتھ ہی ہمارے جو ممبران اپوزیشن کے جاکر وزیر خزانہ صاحب سے خود بھی بات کرتے ہیں بڑی اچھی بات ہے وزیر خزانہ تو ماشاء اللہ بڑے قابل وزیر ہے اور انہیں خود بھی اس کا خیال ہے۔ تو میرے خیال میں کہ اب اس پر عملدرآمد کیا جائے گا اور جو یہ Disparity ہے اس کو ختم کیا جائے گا تاکہ مایوسی بھی نہ ہو اور صحیح طریقے سے کام بھی ہو سکے، یہ صوبے کے مفاد میں ہے اور اس حکومت کے مفاد میں ہے۔ دوسری بات جو میں آپ کے ذریعے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جو کہ وزیر خزانہ سے ہی متعلق ہے کیونکہ وزیر صحت بھی ہیں اور ہمارے ضلع میں وہاں پر جو ڈی ایچ او ہے جو بہت۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: اذان ہو رہی ہے جی۔

سردار محمد یوسف زمان: ٹھیک ہے۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: دوسری گزارش یہ تھی کہ ضلع مانسہرہ میں جو ڈی ایچ او ہے وہ ایک دفعہ تبدیل ہوئے، دوسری دفعہ تبدیل ہوئے ہیں، دوسری دفعہ، اور پھر ان کی تبدیلوں پر زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے اور جو ایک ڈی ایچ او مشتاق، ڈاکٹر مشتاق کو بھیجا تھا مجھے پتہ نہیں کس وجہ سے ان کو ٹرانسفر کر دیا حالانکہ اس کا Tenure بھی پورا نہیں ہوا تھا اور یہ بھی شنید ہے کہ وہ جو پالیسی کے مطابق کام کر رہے تھے اور ان کو ہدایات یہ تھیں کہ نہیں آپ پالیسی پر کام نہ کریں اس سے ہٹ کر ہماری مرضی سے کام کریں حالانکہ میں

یہ توقع نہیں رکھتا کہ تیمور جھگڑا جیسا شخص بھی اس طرح کی کوئی ہدایات دیتے ہوں گے لیکن بعض لوگوں کو یہ بات پسند نہیں آرہی کہ وہ جو پالیسی ہے جہاں متعلقہ ایم پی اے کے حلقوں کے کام ہیں، اس پر اگر کچھ تھوڑا بہت عملدرآمد کرے تو اس کے ساتھ پھر ایسے افسر کو فوری طور پر تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ تو ڈاکٹر مشتاق کا جناب وزیر خزانہ ذرا خود نوٹس لیں کہ ایسے شخص جو کہ بلا امتیاز اگر کام کرتا ہے تو اس کو کیوں وہاں سے متاثر کیا، پورا ضلع متاثر ہوا ہے اور اس سے پہلے ایم ایس اور جو مانسہرہ ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل ہے کنگ عبداللہ ٹیچنگ ہاسپیٹل، اس کے ایم ایس کا بھی یہی مسئلہ چل رہا تھا ایک جاکر وہ عدالت سے Stay لے لیتا ہے دوسرا پھر ٹرانسفر ہوتا ہے پھر وہاں اس کو کینسل کراتا ہے۔ تو محکمے میں یہ جو کینسل ٹرانسفر جو انہوں نے خود کہا تھا کہ یہ نہیں ہوں گے، یہ کیوں ہو رہا ہے یہ کس وجہ سے ہو رہا ہے؟ یہ ہماری وجہ سے ہو رہا ہے یا آپ کی پالیسی تبدیل ہو گئی ہے تو اس کا بھی ضرور نوٹس لیں۔ کچھ اس طرح کی ہدایات بھی دی جارہی ہیں کہ یہ حکومت اپنی طرف سے جو کلاس فور کی بھرتیوں کے حوالے سے ہدایات دے رہی ہیں متعلقہ محکمہ کو، ایجوکیشن کو بھی، محکمہ ہیلتھ، ایریگیشن کو مختلف کہ جی اپوزیشن کے ایم پی ایز جس حلقے سے تعلق رکھتے ہیں ان کی Recommendations پر کوئی بھرتی نہ کی جائے حالانکہ یہ شروع دن سے کئی دفعہ یہ وعدے وعید کرتے رہے کہ ہم اس پر عملدرآمد کرائیں گے لیکن اس کے برعکس کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔ سردار صاحب! آپ ایڈجرنمنٹ موشن پر بات کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے اس پر بات کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: میں اس پر آرہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے کلاس فور پر شروع ہو گئے۔ کلاس فور کو چھوڑیں اس پر بات کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: میں اس پر آرہا ہوں، جی جی اسی پر آرہا ہوں کہ یہ جو افسران کو اس طرح کے ہدایات دے رہے ہیں اور ان کے ساتھ یہ ناانصافی جو ہو رہی ہے، یہ تفاوت جو ہے یہ کیوں ہو رہا ہے اس طرح تو ان کی جو پرفارمنس ہے وہ متاثر ہو رہی ہے۔ ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا وہ کریں بے شک سے کریں لیکن جو یہ تنخواہوں میں یا الاؤنسز میں یہ سراسر زیادتی ہے اور یہ ناانصافی ہے، ہم تو انصاف کے لئے بات کر رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ انصاف والے خود اس پر عمل کرتے ہمیں یہ نہ کہنا پڑتا لیکن اس کے ساتھ ہی

باقی جو چیزیں ہیں حلقوں کی بات ہے وہ بھی ہمارا حق ہے ہم بات کریں گے یہ ہونا بھی چاہیئے کہ یہاں پر اگر اس طرح کی بات ہو، علاقے متاثر ہوں، افسروں کے اوپر دباؤ ڈالا جا رہا ہے، Pressurize کیا جا رہا ہے تو یہ بھی زیادتی ہے نا جی۔ اس لئے میں یہ بات کر رہا ہوں اور یہ نوٹس میں لا رہا ہوں کہ اس طرح کی باتیں نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر ہیں تو ان کی Justification بتانی چاہیئے، یہاں اس ہاؤس میں بتانی چاہیئے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond. Concerned Minister to respond, Taimur Jhagra, please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر صاحب، پہلے تو یہ گائیڈ کریں کہ سوال کا جواب دوں یا جو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جو تمام نے باتیں کی ہیں ایڈ جرنمنٹ موشن پہ، اس پر بات کریں جی۔

وزیر خزانہ وصحت: ایڈ جرنمنٹ موشن اور جو مانسہرہ کی باتیں تھیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایڈ جرنمنٹ موشن پر آپ کریں۔ مانسہرہ کی باتوں کو چھوڑیں ایڈ جرنمنٹ موشن پر آپ بات کریں۔

وزیر خزانہ وصحت: تو اس کا ٹائم زیادہ، اسمبلی میں Experienced۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایڈ جرنمنٹ موشن پہ کریں گے، آپ جواب دے رہے ہیں۔

وزیر خزانہ وصحت: ٹھیک ہے بس جی میں سمجھ رہا تھا کیونکہ یہ اپوزیشن والے زیادہ Experienced ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں جی۔ آپ، جو ایڈ جرنمنٹ موشن اکرم خان درانی صاحب نے پیش کی اس پر بات کریں۔

وزیر خزانہ وصحت: ٹھیک ہے جی۔ جناب سپیکر! تھوڑی سی جو ہے وہ مایوسی ہوتی ہے جب ہمارے سینیئر اپوزشن کے لیڈرز جو ہیں وہ ایشوز کو Irresponsible طریقے میں اٹھاتے ہیں جو کہ گورنمنٹ کے، پبلک کے، اسٹیٹ کے انٹرسٹ میں نہیں ہوگا۔ آج چونکہ درانی صاحب ہمیشہ بڑے عزت سے ملتے ہیں آج بھی ملے، میں کوشش کروں گا کہ Respectful طریقے میں جواب دوں لیکن Facts ہم کلیئر کریں گے۔ پہلی چیز تو یہ کہ چیف منسٹر صاحب نے ایک وعدہ کیا تھا، وہ وعدہ یہ کیا تھا انہوں نے بجٹ سے پہلے کہ سب لوگوں کی تنخواہیں جو ہیں وہ کم سے کم Basic pay 25% پہ Increase ہوں گی۔ میں

نے یہ Commitment کی کہ جو چیف منسٹر صاحب کا وعدہ تھا اس سے زیادہ ہم Increase کریں گے۔ میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ بجٹ میں ہم نے 25% نہیں Basic pay پہ سب کی Minimum 37% وہ تنخواہیں Increase کیں اور On the record تقریباً سارے ڈیپارٹمنٹس وہ شکریہ کہنے پہ بھی جو ہے وہ آ گئے۔ ہم نے جتنی محنت کی، جو فنانس کی ٹیم نے محنت کی کہ وہ ایک Fair طریقے میں کریں وہ ہم نے کیا، تو یہ تاثر دینا کہ کوئی وعدہ کیا تھا کہ ہر افسر کو ایک ایگزیکٹیو الاؤنس ملے گا، کبھی نہ یہ ہوا تھا، تو کوئی وعدے کی خلاف ورزی نہیں ہوئی اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی گورنمنٹ دکھادے کہ اس طریقے سے 37% تنخواہیں زیادہ کی ہوں Minimum 50% یا اس سے زیادہ جو ہے ہاؤسنگ الاؤنس زیادہ کیا ہو Minimum، یہ تاریخ میں نہیں ہوا ہوگا۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو ایگزیکٹیو الاؤنس کی بات ہے میں ذرا اس پہ کھل کے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا Background کیا ہے، اس کی Logic کیا ہے اور اگر اپوزیشن چاہتی ہے کہ یہ ایگزیکٹیو الاؤنس سب کو ملے تو وہ ملے بلکہ، لیکن یہاں پر یہ باتیں ایک پولیٹیکل لیڈرشپ کو کرنا ضروری ہیں کیونکہ یہ قوم کا پیسہ ہے اب جس طریقے میں لگانا ہے آپ نے آٹا چینی Subsidized کرنی ہے، آپ نے ڈیویلپمنٹ کرنی ہے، آپ نے سرکاری افسروں کی تنخواہیں زیادہ کرنی ہیں، یہ جب بجٹ پاس ہوتا ہے تو اس ہاؤس کا Collective فیصلہ ہوتا ہے۔ ایگزیکٹیو الاؤنس پہلی بار لگا 2018 میں اور وہ لگا جناب سپیکر، شیڈول پوسٹس پر شیڈولڈ آفیسرز کے لئے۔ Scheduled officers means کہ ڈی ایم جی اور پی ایم ایس آفیسرز جب ان پوسٹس پر ہوتے تھے تو ان کے لئے لگا اس کی وجہ سے ایک روایت جو ہے وہ شروع ہونے لگی کہ زیادہ سے زیادہ پوسٹس جو ہیں وہ شیڈول کرنے کی کوشش کی گئی کیونکہ جن آفیسرز کو فائدہ تھا انہوں نے اپنے لئے وہ Post reserve کرنے کی کوشش کی۔ جناب سپیکر! اس میں ہم نے ایک تبدیلی کی کہ اس کو ہم نے شیڈول پوسٹ کے بجائے ایگزیکٹیو الاؤنس قرار دیا تاکہ اگر ایک دو لوگ بیٹھے ہوتے تھے ایک ہی پوزیشن پہ ایک شاید دوسرے سے بہتر جو ہے وہ کام کرتا تھا لیکن چونکہ ایک کی جو ہے وہ Cost کوئی اور ہوتی تھی، پندرہ بیس سال پہلے اس نے امتحان کوئی اور دیا ہوتا تھا تو اس کو وہ نہیں ملتی تھی، وہ ہم نے Correct کیا۔ اس کے ساتھ یہ ایگزیکٹیو الاؤنس یا اس ٹائپ کی جو الاؤنسز ہیں جناب سپیکر، اس کی Logic یہ ہے کہ یہ وہاں پر دی جاتی ہیں جہاں پہ مارکیٹ جو ہے وہ آپ کو مجبور کرے کہ یہ بندہ جا کر باہر دس لاکھ کما سکتا ہے، بیس لاکھ کما سکتا ہے، تیس لاکھ کما سکتا ہے تو ان کے لئے گورنمنٹ سیکٹر میں Attractive packages دیں گے۔ اسی ٹائپ کے

الاؤنسز، ٹیکنیکل الاؤنس لگا جو فیلڈ میں انجینئرز تھے وہ ہم نے Expand کیں کیونکہ کچھ انجینئرز جو ہیں وہ رہ گئے تھے۔ ہیلتھ کے ڈاکٹرز کے لئے کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ مارکیٹ میں کتنا کما سکتے ہیں ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس لگا اور پھر End میں، یہ موٹی موٹی بات کرتا ہوں کیونکہ یہ کوئسچن فنانس میں آج ہی پہنچا تھا لیکن ہم نے اس کو بڑی ڈیٹیل میں دیکھا ہے۔ پلاننگ آفیسرز کے لئے پلاننگ الاؤنس لگا۔ جناب سپیکر! میں افسوس سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان الاؤنسز میں اور جیسے ان کو دیا جاتا ہے اس میں اس ہاؤس کو استعمال کیا جاتا ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جب ہم نے Collectively دیکھنا ہے کہ پیسہ کہاں پر لگنا چاہیئے تو یہ ہمیں اس پر ذرا Seriously بحث کرنی چاہیئے یہ نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ جی ان کی بھی زیادہ کریں، ان کی بھی زیادہ کریں، ان کی بھی زیادہ کریں۔ جناب سپیکر! ہم نے 2019 میں ایک فیصلہ کیا کہ یہ الاؤنسز 'آئیڈیلی' پرفارمنس پہ دی جانی چاہیئے پھر یہ ڈبل بھی لے لیں، وہ فیصلہ کیبنٹ سے Approve ہوا ہے اس پر Implementation نہیں ہوئی۔ جب یہ پرفارمنس پر Convert ہو جائے گا تو آپ Identify کر سکیں گے کہ کونسا افسر کام کر رہا ہے اس کو ملے گا کونسا افسر کام نہیں کر رہا اس کو نہیں ملے گا۔ اس کے بغیر میں کسی الاؤنس کو زیادہ کرنے کے حق میں نہیں ہوں اور میں ہاؤس سے بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ آپ یہ Identify کریں، یہ وہی پیسہ ہے جو آپ سکولوں پہ لگاتے ہیں، ہسپتالوں پہ لگاتے ہیں، آٹے کی سبسڈی پہ لگاتے ہیں، سڑکیں ٹھیک کرنے پہ لگاتے ہیں، نالیاں ٹھیک کرنے پہ لگاتے ہیں۔ بیس تیس ارب روپے نکال دیتے ہیں، بتادیں کہاں سے نکالنا ہے۔ نہ یہ پرفارمنس پہ ہوا جبکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے کیبنٹ کا فیصلہ On the record موجود ہے۔ وہ فیصلہ کیبنٹ تک پہنچانے میں بھی چھ مہینے لگے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آسیہ خٹک صاحبہ! آپ Continuously باتیں کر رہی ہیں اور ڈاکٹر آسیہ اسد بھی۔

<u>وزیر خزانہ وصحت</u>: اسی طرح Attached departments سے جب ہم نے اس بار، ہم نے ہر جگہ Disparity ختم کرنے کی کوشش کی، ایک چینج اس بار کی ہے۔ میرے پاس پی ایم ایس اور ڈی ایم جی آفیسرز آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا، یہ میں باتیں کھلی کر رہا ہوں کیونکہ ساری گالیاں مجھے پڑتی ہیں کہ پنجاب میں یہ الاؤنس Running Basic Pay پہ ملتا ہے، ہماری بھی کرائیں، یہ پورا ایک Cycle ہوتا ہے اور قوم کے سارے پیسے جو ہیں وہ تنخواہوں میں چلے جاتے ہیں اور جو 92% لوگ ہوتے ہیں پھر وہ آٹا اور چینی کے لئے اس لئے روتے ہیں کیونکہ وہ پیسے دس میں سے ایک بندے پہ لگا دیتے ہیں جو سرکار کے لئے کام کرتا ہے، جن میں کچھ لوگ زبردست کام کرتے ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ بہت سے لوگ کام نہیں

کرتے ہیں، ان میں فرق ہونا چاہیئے۔ جو بھی گورنمنٹ، جب یہ الاؤنس ہم نے جب ڈی ایم جی اور پی ایم ایس کے آئے، ان کی میٹنگ ہوئی، چیف منسٹر صاحب سے ہوئی، چیف سیکرٹری صاحب کے ساتھ ہوئی، چیف سیکرٹری صاحب نے بھی سپورٹ کیا۔ ہم نے اس میں ایک فیصلہ کیا کہ جب ہم ان کی Pay بڑھائیں گے تو جو ہمارا پنشن کا ایک ایشو ہے، درانی صاحب کے وقت میں ایک بڑا زبردست پروگرام شروع ہوا تھا پنشن کو Convert کرنے کا Contributory Pension System میں جو کہ ایک Sustainable System ہے، 2004 میں وہ بل پاس ہوا تھا، اسی وقت پاس ہوا تھا جس وقت انڈیا میں پاس ہوا تھا، سات آٹھ سال اس پہ عمل نہیں ہوا، وہ Reverse ہو گیا۔ اس کی وجہ سے آج ہمارا پنشن بل 100 ارب روپے، سارے پیسے پنشن میں جا رہے ہیں۔ اس پہ عمل ہوتا، 2012 میں وہ Reverse نہ ہوتا، آج ہمارے پاس 100 ارب روپے کی Extra space ہوتی، سب کی تنخواہیں بھی زیادہ ہو سکتی تھیں، ڈیویلپمنٹ بھی ڈبل ہو سکتا تھا، یہ ہوتا ہے اچھے اقدام پہ Implementation نہ کرنے کا نقصان، اس پہ ہم دوبارہ لگے ہوئے ہیں اور اس فائل کو بھی میں آفس ٹو آفس Trace کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ کسی طریقے سے کیبنٹ تک پہنچے اور اسمبلی پہنچے، پتہ نہیں کیوں نہیں پہنچتی؟ سسٹم کی کچھ خامیاں ہیں جو ہم ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، Observations لگ جاتی ہیں، آج بھی اس پہ بات ہوئی ہے، ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ وہ جلدی پہنچے اور امید ہے کہ اس کو اپوزیشن سپورٹ کرے گی۔ وہ ٹھیک ہو، سب کی تنخواہیں آگے زیادہ ہو سکتی ہیں، سب کی پنشنز بہتر ہو سکتی ہے لیکن اندھا دھند ہر کسی کو ایگزیکٹیو الاؤنس دے دیں، آٹا چینی مزید مہنگی کرنے کا بہترین Recipe ہے۔ اپوزیشن کرنا چاہتی ہیں تو بتا دیں کہاں سے کرنا چاہتی ہیں، وہ بھی بتا دیں؟ میں کم از کم جناب سپیکر، یہ کہوں گا بالکل ہم نے وعدہ کیا 25% Increase کا، تنخواہیں 37% بڑھی، اسمبلی میں سب گواہ ہیں کہ ان کی ہاؤسنگ الاؤنس کتنی بڑھی ہے، ان کی Basic Pay پہ جو الاؤنس بڑھی ہے، وہ کتنی بڑھی ہے، ایک ایک آفیسرز کی، ایک ایک نیچے گریڈ ایک سے لیکر اوپر تک۔ ہم نے اس بار جب Running Basic Pay پہ بھی کیا ڈی ایم جی اور پی ایم ایس کا، ہم نے انہیں کہا کہ As a pension reform آپ پہلا قدم یہ کریں گے کہ آپ کے Increase کا 20% ہم پنشن میں Contribution لیں گے۔ مجھے ہمیشہ لوگوں نے کہا تھا کہ پی ایم ایس کے جو آفیسرز ہوتے ہیں، دیکھیں وہ Trouble create کرتے ہیں، میں ان آفیسرز کی اسمبلی کے فلور پہ داد کرنا چاہتا ہوں، یہ وہ Young officers تھے جو میرے ساتھ بیٹھے اور دو سیکنڈ میں انہوں

نے یہ مطالبہ مانااور آپ ان کی وہ Slip نکالیں، اس میں پنشن کی Deduction ہو گی، لیکن ان کو میں نے کہا تھا کہ جب یہ آپ کریں گے تو باقی آفیسرز جو ہیں وہ اس پہ بات کریں گے، تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم سنبھالیں گے۔ تو میں Expect کرتا ہوں کہ جن کو ملا ہے وہ ابھی اس کا Rational وہ دیں گے۔ ہمارا کام ہے جناب سپیکر، صوبے کے پیسے کی رکھوالی کرنا، بہترین طریقے میں استعمال کرنے کی کوشش کرنااور اس میں کم از کم میں سیاست نہیں کروں گا، یہ ایک وعدہ ضرور کرتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کی قیادت کے نیچے ہم کوشش کریں گے کہ سب کو تنخواہوں میں بھی Maximum facilitate کریں، مہنگائی کے کنٹرول میں بھی جو ایک گلوبل پرابلم ہے، اس میں بھی Facilitate کریں، اور ان شاء اللہ ابھی جو احساس پروگرام شروع ہو گا، آپ دیکھیں گے، بشمول وہ سرکاری آفیسرز جن کی تنخواہ پچاس ہزار سے کم بنتی ہے، ان کو جو ریلیف اپنے گاؤں میں ملے گا، وہ بھی ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ کس طریقے سے ملے گا، لیکن وہ اس لئے کہ ہم یہ مشکل فیصلے لے رہے ہیں، ہم لیتے رہیں گے لیکن میں چاہوں گا کہ یہ جو بات ہے، ایگزیکٹیو الاؤنس کی، حالانکہ مجھے ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ اس کو ڈیفر کریں لیکن اس پہ میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا Background کیا ہے، کون لوگ یہ ریکویسٹ سامنے کرتے ہیں اور جتنے بھی Attached departments ہیں، ان کو بھی میں کہنا چاہتا ہوں، آئیں بیٹھیں، یہ جو ہم نے Performance based framework بنایا ہے، ہمارے ساتھ Correct کریں تاکہ ہم آپ کے ان سینیئرز کو بھی کہہ سکیں کہ یہ طریقہ ہے اور جو پہلے آئے گا، میں Commit کرتا ہوں کہ اس کو ہم بہترین جو ہے وہ دیں گے۔ اس کی مثال ہے KPRA، ہم نے پختونخوا ریونیو اتھارٹی میں یہ سسٹم شروع کیا ہے اور جناب سپیکر، دو سال میں ان کا ریونیو 10 ارب سے 21 ارب تک پہنچا، بس اتنا میں کہنا چاہتا ہوں۔ کچھ چیزیں ہم سیاست سے باہر رکھیں گے اور ان شاء اللہ یہ Commitment ہے پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے، چیف منسٹر صاحب کی طرف سے کہ سارے سرکاری ملازمین کے لئے بھی کام کریں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس صوبے کے غریب عوام کے لئے بھی کام کریں گے اور یہ جو سسٹم تنخواہوں کا، الاؤنسز کا یہ ان شاء اللہ ہم ٹھیک کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you۔ اس پہ کافی Detailed discussion ہو گئی ہیں، ابھی عنایت اللہ خان صاحب نے ٹائم مانگا ہے، تین چار ممبران ہیں لیکن اس کے ساتھ میں سیکرٹری صاحب! آپ کو ہدایت دیتا ہوں کہ Attendance Register جو ہم نے کہا تھا کہ ایک گھنٹے بعد آپ اٹھا لیا کریں کہ

بعض ممبران آخری وقت آ کے Attendance لگا لیتے ہیں، صرف حاضری کے لئے آتے ہیں، تو ایک گھنٹے بعد سیشن شروع ہونے کے ایک گھنٹے بعد آپ Attendance Register اٹھا لیا کریں، اس کے بعد جو بھی ممبر آئے گا، اس کو غیر حاضر سمجھا جائے گا۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں۔ میں دو باتوں کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، ایک اپر دیر کے اندر 9 دسمبر کو ایک سکول ٹیچر قاری گل نسیم صاحب کو دوران ڈیوٹی، ڈیوٹی پہ جاتے ہوئے اپنے راستے میں قتل کر دیا گیا اور اس کے قاتل ابھی تک Untraced ہیں۔ ٹیچرز کمیونٹی کے اندر ایک تشویش ہے اور مجھے کوئی پچیس تیس Messages آئے ہیں کہ اس پہ اسمبلی کے اندر بات کی جائے۔ تو ایک تو ان کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور ڈی آئی جی ملاکنڈ اور ڈی پی او اپر دیر کو حکومت انسٹرکشنز ایشو کرے کہ تمام جو ان کے ساتھ Available ذرائع ہیں انوسٹی گیشن کے، Forensic science کے ذرائع ہیں، ان کو استعمال کرتے ہوئے ان کے قاتلوں کو گرفتار کریں۔ دوسرا ان کی فیملی کا مطالبہ ہے کہ چونکہ وہ دوران ڈیوٹی شہید ہوئے ہیں، In the line of duty شہید ہوئے ہیں، اس لئے ان کو حکومت معاوضہ دیں اور ایک اور بات ہے۔ میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا، ہیلتھ منسٹر صاحب Busy ہیں، آپ کی وساطت سے کہ تین روز پہلے مجھے اپنی Constituency سے کال آئی، دو خواتین جو ہیں وہ گیس سلنڈر پھٹنے کی وجہ سے، اس کی بلاسٹ کی وجہ سے وہ بری طرح جھلس گئی تھیں اور اس رات میں نے جو برن اینڈ ٹراما سنٹر ہے، اس کے انچارج کو کال کی ڈاکٹر تمہید کو، اس کا Response بڑا اچھا تھا لیکن اس نے مجھے کہا کہ ہمارے پچاس بیڈز ہیں اور سردیوں کے موسم میں اتنے زیادہ واقعات ہو جاتے ہیں کہ وہ Fill ہو جاتے ہیں، پھر کے ٹی ایچ کے ساتھ رابطہ ہوا، تو وہاں چھ بیڈز تھے وہ بھی Filled تھے۔ پھر جب میں نے ایل آر ایچ کے ساتھ رابطہ کیا تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہم 20% سے کم ہو تو اس کو Admit کرتے ہیں باقیوں کو نہیں کرتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے پرائیویٹ سیکٹر کے اندر چیک کیا تو پرائیویٹ سیکٹر میں نارتھ ویسٹ کے اندر Facility available تھی لیکن وہ پانچ لاکھ روپے ایڈوانس میں لے رہے تھے۔ تو میں حکومت کی توجہ انتہائی اہم مسئلہ ہے کیونکہ مجھے ایچ ایم سی کے اور جو Burn and Trauma Center کے انچارج ہیں، ہاسپیٹلز ڈائریکٹرز ہیں، انہوں نے مجھے بتا دیا کہ سردیوں کے موسم میں یہ واقعات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے اگلے روز

پشاور کے اندر اٹھارہ، ایک فیملی کے اٹھارہ لوگ جو ہیں وہ گیس سلنڈر کے بلاسٹ کی وجہ سے جھلس گئے تھے، یہ ساری خواتین ہوتی ہیں۔ میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس میں تین چار Steps اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ ویسے بھی حادثہ ہے تو اس لئے آپ اس کو صحت کارڈ کے اندر Include کریں، مطلب آپ کے سارے حادثے جو ہیں وہ صحت کارڈ کے اندر Included ہیں تو اس کو بھی صحت کارڈ کے اندر Include کریں۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو Burn and Trauma Center ہے، یہ تو بہت بڑا سنٹر ہے، اس کی گنجائش کو بڑھا دیں، اس کے اندر بیڈز کو بڑھا دیں۔ تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایل آر ایچ اور کے ٹی ایچ کے اندر بھی آپ بیڈز کے نمبر کو بڑھا دیں، اس کو اس کے ساتھ Connect کریں لیکن بہر حال یہ ایک بہت بڑا ایشو ہے اس وقت اور خصوصاً سردیوں کے دوران اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں ان دونوں ایشوز کے اوپر جناب سپیکر صاحب، حکومت کا Response چاہتا ہوں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان دونوں ایشوز پر حکومت کا Response چاہتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وقار احمد خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه زما خو یو معصومانه غوندې سوال دے د حکومت نه جی۔ د تجاوزاتو په آړ کښې دا ښه خبره ده چې Encroachment ختمیږی خو په ټی ایم اے کبل کښې د تجاوزاتو خلاف کار شروع شوے دے خو په هغې کښې زما یو ډیر همدردانه اپیل دے حکومت ته چې د روډ سره نالئ تلی دی، ډرینیج سسټم شته او د هغې په آړ کښې چې دے د هغې نه اخوا تلی دی دیوالونه د خلقو غورزیږی بغیر د نوټسه، بغیر د وینا نه۔ پکار دا ده چې اول نوټس ورکړی چې یره مونږه دا کار کوؤ۔ یوه خبره جی او د ټولو نه اهمه خبره دا ده جی چې د بجلئ پولونه او د پی ټی سی ایل پولونه د روډ په مینځ کښې ولاړ دی نو چې هغه ولاړ دی نو اولنې تجاوز خو پکار دے چې حکومت دغه لرې کړی، د هغې نه وروستو که بیا د پرائیویټ خلقو املاک لرې کوی نو د هغې څه خبره نشته چې کوم Encroachment کوی خو که دغه نه وی نو دا خلق ډیر په تکلیف کښې دے جناب سپیکر صاحب، او ټی ایم اے والا ځی او په مخه د خلقو د کانونه ورانوی او د خلقو دیوالونه ورانوی او نالئ نه اخوا ځی۔ نو زما ستاسو په توسط حکومت ته دا سوال دے چې ټی ایم والا ته

دا وینا اوکړے شی چې اول خو د نالئ نه اخوا څه ضرورت نشته جی، چې حکومت نالئی ویستلې ده نو د هغې نه اخوا تجاوز څه شو؟ او که دغه نه وی نو بیا د بجلئی ستنې ولاړې دی، د پی ټی سی ایل ستنې ولاړې دی، اول خو دغه غټ تجاوز دے چې د روډ په مینځ کښې ولاړې دی، نقصان خو د هغې نه غټ کیږی۔ نو هغه نه لرې کیږی جناب سپیکر صاحب، او په خلقو باندې دغه تکلیف دے، د خلقو روغ روغ کورونه او روغ روغ املاکونه ورانیږی او هغوی ځان له، دا خبره زمونږ په سوات کښې خو جناب سپیکر صاحب، هم دهشتګردی، هم سیلاب او هم بې روزګاری، یو طرف ته رب بل طرف ته عبد الرب وهلی یو او اوس پکښې دا، د Encroachment خلاف یو جی، Encroachment چې څوک کوی، لرې د کړی خو چې د هغې نه اول د بجلئی دا ستنې لرې کړے شی، د پی ټی سی ایل دا پولونه لرې کړے شی او خلقو ته وینا اوشی او Time frame ورله ورکړے شی۔ جناب سپیکر صاحب، د خلقو دا روزګار وابسته دے دکانونه دی، د Covid د وجې نه روزګار هم نشته او بل طرف ته داسې حرکتونه کیږی د Beautification په مد کښې، زما خو دا خیال دے چې Beautification بنه خبره ده، بنه پراجیکټ دے، په موجوده حالاتو کښې پکار ده چې دغه پیسې په خلقو اولګی، د خلقو تکلیفونه ختم شی۔ Beautification به هله راځی چې خلق وی او خلق موجود وی، چې خلق نه وی نو که Beautification جوړ شی څه فائده ئې نشته جناب سپیکر صاحب، دغه سوال مې دے دې حکومت ته۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب اکرم خان درانی صاحب، درانی صاحب! تاسو څه وئیل۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: مهربانی جی۔ ما جی پرون دلته خبره کړې وه چې په بنوں کښې شپږ پولنګ سټیشنز په یو تحصیل کښې دی او نهه په بل کښې دی، چې د هغې بکسې خو په شپږو کښې دا دی چې په هغه یو ځائې کښې جی چې کوم زیاتې شوے دے د خواتین ټیچرز سره، د ایجوکیشن ټول ډیپارټمنټ سره نو ګورنمنټ په هغې باندې څه داسې ما ته هغه خبره هم اونکړله او څه د هغې Response، نن د هغه نقصان خبره جی دا اوشوله چې په بنوں کښې ټول کالجونه یونیورسټی او ټول سکولونه که میل دی او که فیمیل دی، هغوی هړتال کړے دے چې زمونږ به مکمل د ایجوکیشن ادارې چې دی د هغه وخت پورې نه کهلاؤو

چې څو پورې چې چا مونږ سره زیاتي کړے دے، په هغې باندې حکومت ایکشن نه وی اخستې. نو زما د حکومت نه دا مطالبه ده چې دوئ همیشه لږ لیټ نوټس اخلی، دلته ما جی د جانی خیل خبره کړې وه، نو ما ته جواب ملاؤ شو چې دا هغه پخپله باندې د شمنانو مړ کړے دے او وروستو بیا هغه وزیران لاړل او دیت ئې هم ورکړل، هغه پیسې ئې هم ورکړې، پیکج ئې هم اومنو، نو مونږ صرف د دې د پاره خبره کوؤ چې تاسو په هغه وخت باندې د هغه خلقو خبره واؤرئ که چرته دوئ غلط وی بیا ورته اووایئ چې تاسو دا مه کوئ، نو زما د ګورنمنټ نه دا مطالبه ده. دلته خو زمونږ جهګړا صاحب هم ناست دے، چې دے هلته د انتظامیې سره رابطه اوکړی او زمونږ دا بچې چې دی چې د تعلیم نه محروم نه شی، چې د کومې ادارې بائیکاټ دے، کالجونه یونیورسټیانې او فیمیل نن په روډونو باندې دی، دا وړومبې ځل دے چې زمونږ په علاقه کښې ښځې اساتذه، پروفیسرز یا لیکچررز نه دی وتلې، نن هغه ټول په روډونو باندې دی، نو زما دا مطالبه ده جی چې لږ د ګورنمنټ نوټس واخلی هلته د انتظامیې سره خبره اوکړی او چې څه داسې حل ئې مناسب رااوباسی چې هغه خلق چې دی چې زمونږ بچی د تعلیم نه محرومه نه شی. دویمه خبره جی دا ده چې ما همیشه دلته خبره کړې ده په بی آر ټی باندې، خو بیا حکومت نه جواب هم راشی چې مناظره به کوؤ. اوس جی داسې ده چې دا خبره عجیبه غوندې ده چې اسرارالحق ډی جی پی ډی اے وو او څومره آډټ پیرې چې دی د هغه خلاف دی او چې څومره زیات الزام دے د کرپشن په هغه باندې دے. اوس داسې شوی دی چې هغه راغے او ډی جی کے پی آډټ اولګیدو. اوس چې په چا الزام دے د اربونو، اوس به هغه دلته ډی جی آډټ وی. اوس چې هغه کوم هلته څه شے پراته دی هغه به دے صفا کوی نو دا ده چې کله دا خو داسې ده چې غلاء هم اوکړه او هغه غل په تفتیش باندې هم اولګوه. نو داسې نوې نوې خبرې راځی چې بالکل نه ئې عقل تسلیموی نه چرته روایاتو کښې دی، دا خبرې خو به زمونږ په کلو کښې د شپې به ناوخته وو نور څه به نه وو، ټی وی به نه وو بیا به داسې خبرې خلقو کولې چې لږ به ئې پرې هغه شپه تیروله. نو اوس داسې خبرې شروع دی چې لکه هغه، نو زه وایمه چې یو سړے دے په هغه باندې آډټ پیرې دی اوس هغه څنګه ډی جی آډټ

راځي او بیا به دوئ د هغې صفائي کوي۔ نو په دې باندې زما صرف د ګورنمنټ کار دے زمونږ څه زور نشته دے ، ما صرف د اپوزیشن دا ذمه داري ده چې چرته داسې څه خبره وي او د ګورنمنټ مخې ته ئې کیږدو نو مونږ خو نه ورسره زور کوؤ نه ورسره جهګړه کوؤ خو د عوامو او د دې صوبې په مونږ باندې دا Right دے ، د اپوزیشن لیډرشپ په حیثیت باندې دا جماعتونه دی دلته ما سره د اپوزیشن چې دا ټول د دې ذمه دار دی چې چرته دې صوبه کښې نقصان وي د هغې نشاندهي اوکړو او حکومت ترې خبر کړو۔ نو زما دې حکومت ته استدعا ده چې په دې دواړو باندې عمل اوکړي ځکه چې دا به څنګه خبره وي چې چا باندې الزام دے او هغه پخپله هغه شے صفا کوي۔ او بله خبره دا ده چې زما تعلیمی ادارې چې دی چې په هر صورت ئې کهلاؤولې شی، خبره د ورسره اوکړي راضي کولې ئې شی۔ زما مقصد دا دے چې زما بچي د تعلیم نه محرومه نه شی۔ ستاسو یو جهان مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مہربانی جی۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ما خو یو ډیره اهمه خبره چې هغه د دیر د تعلیم په حوالې سره ده ، دې وخت کښې چې کوم ډی او صاحب دے زمونږه حکومت ډیر ښه اقدام کړے دے چې دا سیکنډ شفټ کلاسونه ئې په دې سکولونو کښې کهلاؤ کړي دی چې په کومو ځایونو کښې ماشومان نورو سکولونو ته نه شی تلې او که هغه د میل دے او که د فیمیل دے۔ نو د سیکنډ شفټ سکولونو د پاره هغوی باقاعده یو ښه اقدام او زبردست هغې ته مونږ خراج تحسین پیش کوؤ خو مقامی ډی او صاحب چې کوم دے د هغوی په هغې کښې هیڅ انټرسټ نشته دے ، باقاعده لسټونه هغوی ته تلی دی خو ترا وسه پورې عملی هغه هیڅ نه کوي۔ د هغې بنیادی وجه دا ده چې د هغه تعلق د هزاره ډویژن سره دے ، پیښنور او هزارې ته تلل راتلل د هغه د پاره آسان دی خو دیر ته هغه ته زما په خیال باندې تلل ګران دی، ډیره کمه حاضری لري۔ لهذا زما درخواست دے چې حکومت د هغه ته هدایت په سختئ سره ورکړے شی چې هغه دا کار شروع کړي ځکه چې زمونږه تاسو ته پته ده چې په درې میاشتو چهټیانو کښې زمونږه ماشومان چې دی د هغوی چهټیانې اوشی بیا هغوی ته ډیر زیات

مشکلات وی بار بار رابطه کوؤ خو هیڅ څه د هغه د طرف نه څه دغه نه ملاویږی۔ لهذا تاسو پرې رولنګ ورکړئ او که منسټر صاحب خو نشته دے خو که کوم Concerned Minister جواب ورکوی د هغوی په ځائې باندې نو پکار ده چې هغه سیکرټری صاحب ته اووائی، ډائریکټر ته اووائی چې دا کوم دغه فیصله شوې ده چې دا Implement شی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ریاض شاہین صاحب۔

جناب محمد ریاض: شکریه جناب سپیکر صاحب، د وخت راکولو۔ سپیکر صاحب، زه د بجلئ حوالې سره یو څو خبرې کول غواړم۔ سپیکر صاحب Ex-FATA کښې د بجلئ مسئله هغه خو لوډشیډنګ بار بار لګیا دے او ډیره غټه مسئله ده، په چوبیس ګهنټو کښې یو شپږ ګهنټې هغوی ته ملاویږی او سپیکر صاحب، زه اوس فی الحال ضلع کرم او خاصکر د لوئر او سنټرل کرم په ضلع کرم کښې دوه چې کوم تحصیله دی، د هغې خبره کول غواړم۔ سپیکر صاحب، په ضلع کرم کښې نن تقریباً لس ورځې کیږی خاصکر د صدې ګرډ سټیشن سره بجلی غائبه ده او خلق ټول لګیا دی په احتجاج باندې دی۔ د دې د پاره سر، نن هغوی دهرنا ناسته ده د ګرډ مخې ته نو چونکه د وفاق سره دے او چیف پیسکو ته سر، دا ستاسو په وساطت سره ریکویسټ دے چې هغوی د دې د پاره هنګامی بنیادونو باندې سر، کوشش اوکړی او دا مسئله حل کړی او دهرنا پاڅی۔ سر، تقریباً درې کاله کیږی هلته کښې د صدې بازار کوم څلور زره دکانونه دی د هغې بجلی کټ شوې ده، هغه مسئله د هم حل کړے شی۔ مهربانی جی ستاسو ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار خان صاحب۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، د Mercy Educational Complex Peshawar یتیم بچو له تاسو معزز ایوان ته اجازت ورکړے دے، ډیر زیات شکریه ادا کومه۔ جناب سپیکر صاحب، دا این ایچ اے روډ سوات، ضلع سوات این ایچ اے روډ مینګوره ټو خوازه خیله، مدین او ضلع شانګله په هغې کښې یو دوه درې، یو دوه درې پلونه دی په هغه روډ باندې د این ایچ اے د ډیپارټمنټ روډ دے، په هغه پلونه چې دے دا ایمرجنسی حالاتو کښې هغه Damage شوی وو او پاک فورس چې دے آرمی هغه د سټیل پلونه چې دی په ایمرجنسی طور

باندې هغه وخت باندې دا پلونه ایښودی دی۔ جناب سپیکر صاحب، دولس کاله اوشو چې هغې ته دوه دوه سپاهیان په گرمئ کښې او په سردئ کښې اوس به هم برف باری ده هغه به ولاړ وی دولس کاله اوشو، اته اته گهنټې ډیوټی ورکوی۔ هغه پلونه که مونږه د هغه پلونو تپوس کوؤ نو وائی ټینډر شوے دے، که د پلونو تپوس کوؤ نو وائی ټینډر شوے دے۔ نو هغه ډبل گاړی په هغې تگ را تگ نه کوی، سنگل گاړی په هغې به ځی او په مینځ کښې درې څلور ایکسیډنټه کیږی او که تاسو په سختئ باندې صوبائی حکومت این ایچ اے والا ته اووائی نو دا خو هسې په هغه ایمرجنسی لیول باندې هم د هغوی سره به څه سیونگ میونگ وی، د هغې ډیپارټمنټ هغه ټهیکیدار هغه پلونه نه جوړوی او په لکهاوؤ روپئ ئې زمونږ د سوات خلق ترې خبر دے چې تاوانیږی جی۔ نمبر دو دا چې زمونږه د بجلئ بلونو کښې ئې جناب سپیکر صاحب، ایف پی اے د پیټرولو په شکل کښې، د تیلو په شکل کښې په هغه بل کښې یو خانه ده، هغه مد کښې هغه پیسې په Consumer, WAPDA Consumer پسې راځی چې ایک هزار روپئ بل وی نو دو هزار روپئ پکښې دا وی۔ نو په دې خیبر پختونخوا کښې خو مونږه اوریدلی دی چې د اوبو نه بجلی جوړیږی د پیټرولو نه نه جوړیږی۔ په دې په سختئ باندې د پیسکو چیف سره تاسو په دې باندې بحث اوکړئ، ډیره مهنگائی ده غریب خلق دے او ډیر محتاج دے چې لکه دا روپئ پکښې د څه شی راځی مونږ خلق خو پرې پوهه نه دے۔ دریمه دا چې زه جناب سپیکر صاحب، په 13 نومبر باندې خیبر پبلک سکول سوات کښې د مټې په روډ باندې لالکو کښې د یو گاړی حادثه شوې وه چې په هغې کښې څلور بچی چې دی بروقت وفات شوی وو او په درجنو بچی چې دی په هغې کښې زخمیان شوی دی۔ پبلک سکولونه چې خیبر پختونخوا کښې هر ځائې دی، د هغو مونږه ډیر احترام کوؤ چې زمونږه د خیبر پختونخوا د ایجوکیشن ډیپارټمنټ سره زیات کمک دے چې د بچو ایډجسټمنټ ئې کړے دے او داخلې ورله ورکړی دی او دا سکولونه ئې کهلاؤ کړی دی۔ په دیکښې زه د معزز ایوان نه سپیشل اپیل کومه صوبائی حکومت ته، وزیر اعلیٰ ته چې هغوی سره مالی مدد اوکړی او د هغوی سره لږ ریلیف ورکړی چې کوم بچی زخمیان دی، کوم مړی دی، بس شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، درانی صاحب چې کوم Point raise کړو پکار دا ده چې حکومت دا پوائنټ ډیر سنجیده نوټ کړی او زما خیال دا دے چې دا د احتساب دا نعره خو اګرچه دوئ نه به اوس هیره شوی وی ډیره زړه شوه خو دا نعره د دوئ ده۔ د کرپشن د روک تهام نعره هم زمونږ د دې ورونړو چې کوم حکومت دے دا نعره د دوئ ده او پکار ده چې داسې پوائنټ حکومت نوټ کوی او د هغې ډیر سنجیده جواب هم ورکوی ځکه چې دا خو ډیره المیه ده چې یو افسر په یو ډیپارټمنټ کښې ناست وی او په هغه ډیپارټمنټ کښې د کرپشن آوازونه وی، الزامات وی او بیا هغه آفسر رااوچتوی په داسې ځائې ئې کښینوه چې آډټ به بیا د هغې ډیپارټمنټ یا د هغه سیکټر هم هغه آفسر کوی نو زما خیال دا دے چې په دیکښې خو هډو کوتاهی نه ده پکار نه پکښې لیټ والې پکار دے چې دا خو فوری ایکشن غواړی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ستاسو هم شکریه چې ما له مو ټائم نن راکړو او په دې انتخاباتو کښې که مونږه اوګورو جناب سپیکر، ډی آئی خان کښې زمونږ د ضلعې صدر او بیا د تحصیل امیدوار د الیکشن نه یو شپه مخکښې هغه شهید کړے شو۔ بیا جناب سپیکر، که مونږه اوګورو په باجوړ کښې زمونږ د پارټئ د کارکنانو په ګاړی باندې Suicide attack اوشو۔ جناب سپیکر، بیا مونږ دلته دا خبره راپورته کړې ده او بیا بیا مونږ په دې موضوع خبره کوؤ جناب سپیکر، او ډیره عجیبه خبره دا ده چې بیا کله مونږ دا خبره کوؤ چې په دې خاوره کښې دا دهشتګردی چې ده دا موجوده ده، دا دهشتګرد چې دی دا موجود دی، دا د دهشت او د وحشت دا علامات چې دی دا مونږ ټولو ته په نظر راځی او دا دلته جناب سپیکر، موجود دی۔ اتم کال دے جناب سپیکر، چې په دې صوبه کښې واقعات کیږی مونږ هر ګز دا خبره نه کوؤ چې اے این پی دور حکومت کښې دهماکې نه وې یا Militancy نه وه، د دې نه څوک انکار کولې شی او بیا د هغې وجوهات هم مخامخ پراته دی۔ جناب سپیکر، سوال دلته دا دے چې دا دومره لوئې لوئې واقعات کیږی، روزانه کیږی، مسلسل کیږی، اغواء برائے تاوان کیږی، د بهته خورئ د پاره بیا بیا ټیلیفونونه کیږی حکومت ولې تماشه کوی، د حکومت هغه

Political will چې کوم د يو عوامی جمهوری حکومت په نظر راتلل پکار دی هغه په نظر جناب سپيکر، نه راځی او عجيبه تماشائی حکومت دے چې په داسې قسم له واقعاتو باندې مونږ اونه کتل۔ دا هم يو عجيبه خبره ده زه خو د اليکشن دوران کښې Busy وومه دا په 96,97 ممبرانو کښې زما د دې حکومت سره يو منتخب فرد نه وو چې هغه د حکومت ترجمانی کړی وې، د آسمان نه خلق نازليږی او هغه به د دې صوبې د حکومت نمائندگی کوی چې هغه اسمبلئ کښې نه شی کښيناستې، کيبنټ کښې نه شی کښيناستې۔ د حکومت د کارگزارئ نه خبر نه دے او هغه انسان چې دے يا هغه فرد چې دے هغه به د دې صوبائی حکومت ترجمانی کوی۔ نودا د پی ټی آئی په دغه 96,97 ممبرانو باندې هم د خپل حکومت عدم اعتماد دے۔ آيا دا ممکنه ده جناب سپيکر، د دې ټولو واقعاتو چې مونږ گورو يا د حکومت دې غير سنجيده او لاپرواه اقداماتو ته چې گورو نو لگی دا چې دا صوبه د الله تعالیٰ په رحم او کرم پرته ده۔ جناب سپيکر، درانی صاحب ذکر اوکړو، زما په خپله Constituency کښې د پی ټی آئی ورکران تلی دی يا د اميدوار وررور تلے دے او د زنانوؤ په پولنگ سټيشن کښې ئې بغير د څه وجې نه جھگړه خو يا اميدواران کوی خدائې مه کړه يا ايجنټان کوی خدائې مه کړه يا ووټران کوی خدائې مه کړه اگرچه پکار هم نه وی۔ اوس د اميدوار وررور ځی په فيميل پولنگ سټيشن باندې بکسه ماتوی او بيا هلته اړے گړے جوړوی جناب سپيکر، او بيا هيڅ اقدام نه کيږی۔ زماخيال دا دے چې دې حکومت له سترگئ غړول پکار دی چې دوئ سترگئ اوغړوی۔ دا اته کاله چې دا اپوزيشن کوم ديوال سره دې حکومت اولگولو دا په 19 دسمبر باندې دا نتيجه چې ده دا د دې حکومت په وړاندې پرته ده يا هغه نتيجه وه چې اتيا پرسنټه يواځې د پی ټی آئی په برخه کښې لاړه يا هغه نتيجه ده چې اتيا پرسنټه اپوزيشن ته راغله۔ جناب سپيکر، دوئ د دا خبره نه هيروی چې که دوئ انتظاميه بدنامه کړه جناب سپيکر، ما بارہا ميډيا ته دا خبره کړې ده چې که دا ايډمنسټريشن دے، که دا سيکورټی فورسز دی، که دا اليکشن کميشن دے، که دا حکومت دے، که دا د حکومت مشينری ده، دا مونږ ټول د دې رياست خلق يو جناب سپيکر۔ دا عمل انتخابی عمل دا رياستی عمل دے نن که يو آفسر د دې يرے نه جناب سپيکر،

هغه خپل د آئین یا د خپل حلف مطابق هغه خپله پیشه ورانه ذمه داری نه ادا کوی د حکومت د یرے یا د حکومت نه د لالچ په وجه لاندې اثر انداز کیږی جناب سپیکر، دا حمله چې ده دا په ریاستی عمل ده او باید چې هغه آفسر دا چې هر څوک وی جناب سپیکر، زه دا که د سیکورټی فورس وی جناب سپیکر، مونږه وینو چې دا په کوم حالت باندې تاسو اوګورئ په کهلاؤ توګه باندې په انتظامیه اثرانداز کیده، سرکاری مشینری استعمالیږه، جلسې جلوسونه هغه خلق چې هغه نه وه پکار وزیر اعظم صاحب د انتخاباتو په مینځ کښې دلته راځی او دلته اعلان جناب سپیکر، کوی په داسې طریقو په داسې ذریعو د اولس رائې بدلیدل اوس ناممکنه ده۔ هغه ټولو خلقو چې دا نعرې به ئې وهلې چې آئی آئی پی ټی آئی، نن هغه ټول اولس نعرې وهی چې "ہائے ہائے پی ٹی آئی"، دا د اولس نعرې دی جناب سپیکر۔ اولس د ټولو نه لویه احتسابی اداره ده۔ جناب سپیکر، دا اولس دے مونږه هرګز دا خبره نه کوؤ مونږ سیاسی خلق یو او په دې یقین لرو چې کوم سیاسی ګوند له، کوم امید وار له اولس ووټ ورکول غواړی، دا د هغه هر ووټر آئینی حق دے، دا د هغه رائے ده، دا د هغه اختیار دے۔ حکومت د نه کوی، حکومت د هرګز نه کوی۔ دوه کاله خو ئې دا الیکشن نه کولو جناب سپیکر۔ په اګست 2019 کښې د دې بلدیاتو Tenure برابر دے۔ څه مشکل وو حکومت ته، کورونا ده، په کورونا کښې بازار بند نه دے، په کورونا کښې جلسې جلسونه بند نه دی، زیات راځه سکولونه بندوه او زیات راځه انتخابی عمل رکاووه جناب سپیکر۔ لہذا مونږ ستاسو په وساطت سره جناب سپیکر، دا زمونږ د ټولو صوبه ده کله به څوک په حکومت کښې وی، کله به څوک په حکومت کښې وی، دا عمل په داسې شکل باندې چې ټرانسپرنسی جناب سپیکر، په دیکښې زمونږ د ټولو ذمه داری ده۔ مونږ بیا بیا وئیل غواړو، بیا بیا وئیل غواړو چې صوبائی حکومت له نه ده پکار دا د دې صوبې وسائل۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سردار حسین: چې کومه طریقه جناب سپیکر، خیر زه مختصر خبره راغونډوؤمه۔ زما آواز هم ښه نه دے دا وسائل چې په کوم طرز باندې تقسیموی جناب سپیکر، زه د خپلې صوبې وزیر اعلیٰ صاحب ته هم دا خواست کومه چې

هغه راشی اسمبلئ ته او هغه د دې ممبرانو سره يو Commitment کړے دے د دې ټولو اپوزيشن ممبرانو سره جناب سپيکر، آيا دا د خدائے تعالیٰ په کوم کتاب کښې دی چې نن زما اپوزيشن ليډر چې د دې صوبې وزير اعلیٰ پاتې شوے دے، په دويم ځل باندې د دې صوبې اپوزيشن ليډر دے، فيډرل منسټر پاتې شوے دے، عمر ته ئې اوګوره، Designation ته ئې اوګوره. آيا دا عمل سياسی عمل دے؟ آيا دا عمل قانونی عمل دے؟ آيا دا عمل آئينی عمل دے؟ آيا دا عمل زما د دې صوبې د رواياتو عمل دے؟ نه شی کولې جناب سپيکر، دا نن که لږ ډير حکومت دے، د هغې په وجه باندې که د خلقو دهوکه کولو کوشش په داسې شکل کوی چې مونږ به دا اپوزيشن ديوال سره اولګوؤ چې عوام ئې ديوال سره نه لګوی پينځه سوه حکومتونه ئې ديوال سره نه شی لګولې جناب سپيکر! خو روايات ئې خراب کړل، په سياست کښې ئې غير شائستګی پيدا کړه، د سياست نه ئې برداشت اوباسه. په سياست کښې احترام وو، ما ته ياد شی جناب سپيکر، ما ته۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بابک صاحب! تاسو د دوؤ منټو خبرې دومره اوږدې شوې. (مداخلت) نه جی دا ټائم ختم دے، دې ټولو ممبرانو ريکويسټ کړے دے دوه دوه درې منټه د خبرو د پاره، ډير ممبران پاتې دی جی تاسو ډيرې زياتې اوکړې، وائنډاپ ئې کړه Kindly جی.

<u>جناب ضیاءاللہ خان:</u> جناب سپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> خير دے ضياء الله صاحب بله خبره کوی دغه خبره نه کوی. دوئ بله خبره کوی.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> د کورم نشاندهی هغوی اوکړله. کاؤنټ ئې کړئ.

<u>جناب سردار حسین:</u> دا جناب سپيکر،۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سيکرټری صاحب! هغوی د کورم نشاندهی اوکړه، هغوی اووئيل زه خو ناست يمه. دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی جارہی ہے)

(اس مرحلہ پر گنتی مکمل کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: 35، دو منٹ کے لئے دوبارہ بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب!کاؤنٹ کریں۔اپنی سیٹوں پر آپ بیٹھ جائیں، جی کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: 34، کورم پورا نہیں ہے۔ The sitting is adjourned till 10:00 am Friday Morning, 31st December, 2021.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 31 دسمبر 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)